هفت روزه

انٹرنیشنل

# الفضل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۱۱ | جمعۃ المبارک ۲/ اپریل ۲۰۰۴ء | شمارہ ۱۴

۱۱/صفر المظفر ۱۴۲۵ ہجری قمری ۲/شہادت ۱۳۸۳ ہجری شمسی


## جماعت احمدیہ غانا کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

## جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۶۴ ہزار سے تجاوز کرگئی

### غانا کی مختلف سیاسی، غیرسیاسی و مذہبی شخصیات کے ساتھ حضورانور کی ملاقات

### صدرمملکت غانا کا جلسہ سالانہ کے شرکاء سے خطاب

### اشانٹی کے سب سے بڑے بادشاہ Osei Tutu II سے ملاقات

### مختلف احمدیہ سکولوں اور ہسپتالوں کا دورہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ غانا کے دوران حسب معمول مصروف دن گزارے۔حضورانور کے دورہ کے مختصر روئیداد پیش خدمت ہے :۔

**چھٹاروز۔(۱۸/مارچ بروز جمعرات)**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز فجر کی ادائیگی کے لئے اکرا مشن سے بستان احمد (جلسہ گاہ) کے لئے روانہ ہوئے اور بستان احمد میں نماز فجر پڑھانے کے بعد اکرا واپس تشریف لے آئے۔

''بستان احمد''، دارالحکومت اکرا(Accra) میں اگبوبا(Agbogba) اور اولڈ اشوماں(Old Ashongman) کے درمیان ۲۵/ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت احمدیہ غانا کی جلسہ گاہ ہے۔ یہ جگہ بے آباد تھی مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آہستہ آہستہ آباد ہو رہی ہے۔بجلی، پانی اور سڑکیں بنائی گئی ہیں اور بہت سی عمارتیں بھی تعمیر ہوئی ہیں۔ ۱۹۹۳ء سے غانا کا جلسہ سالانہ یہاں منعقد ہوتا ہے۔

۱۸/مارچ جلسہ کا دن تھا۔نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور درس بھی ہوئے۔نماز فجر کے بعد مکرم عبدالوہاب بن آدم، امیر و مبلغ انچارج غانا نے احباب کو جلسہ سالانہ کی اہمیت بتائی اور بتایا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ ہم میں موجود ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ غانا کا ۷۵واں جلسہ سالانہ تھا جس میں غانا کے علاوہ سیرالیون، لائبیریا، نائیجیریا، گنی کوناکری، آئیوری کوسٹ، امریکہ اور برطانیہ سے آنے والے احباب اور وفود نے شرکت کی۔

بستان احمد میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ تھی اور بائیں طرف مردانہ جلسہ گاہ تھی۔اس کے سامنے دو سٹیج بنائے گئے تھے۔ ایک سٹیج پر حضرت امیرالمومنین، صدر مملکت غانا اور بعض وزراء تشریف فرما تھے۔جبکہ دوسرے سٹیج پر ملکی و غیر ملکی اہم شخصیات اور چیف صاحبان موجود تھے۔سٹیج کے ساتھ ایک اور کینوپی(Canopy) لگا کر مبلغین کرام اور بزرگان سلسلہ کے لئے کرسیاں لگائی گئی تھیں۔

جلسہ گاہ میں داخل ہوں تو ایک خوبصورت گیٹ نظر آتا ہے جس کا ایک ستون غانا کے قومی پرچم کے رنگوں پر مشتمل جبکہ دوسرا ستون سفید اور کالے رنگوں (خدام الاحمدیہ کے رنگوں) پر مشتمل تھا۔گیٹ کے اوپر ایک جانب "Islam stands for Peace" کے الفاظ اور دوسری جانب "Love for all hatred for none" کے الفاظ تحریر ہیں۔سٹیج کی بیک گراؤنڈ میں ایک منارۃ المسیح بنا کر پرندوں کو اڑتے دکھایا گیا تھا اور ساتھ ہی لکھا تھا "Peace and Unity through Khilafat"۔ جلسہ گاہ کو آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور الہامات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام درج تھے۔ بستان احمد کی چاردیواری پر نظر ڈالیں تو ہر طرف سفید اور کالے رنگ کے یونیفارم میں ملبوس خدام ڈیوٹی پر کھڑے نظر آتے تھے۔

دس بج کر ۳۰ منٹ پر حضورانور پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے سکواڈ میں جلسہ گاہ تشریف لائے تو صدر مملکت کی نمائندگی میں Tourism & Modernisation of Capital City کے وزیر Hon. Jake Obetsebi Lamptey نے حضور کا استقبال کیا۔ان کے ساتھ اپر ویسٹ ریجن کے وزیر Hon. Mogtar Sahanoon اور Mines کے وزیر Hon. Haroon Majid بھی موجود تھے۔خدام کے ایک دستہ نے حضور پرنور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا اور حضورانور کو خوش آمدید کہا۔اس کے بعد پرچم کشائی ہوئی۔منسٹر آف ٹورزم نے غانا کا قومی پرچم لہرایا اور حضورانور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا۔اس کے ساتھ ہی نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

## کامل ترین

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ علی زوجھا)

## فرمودات خلفاء

## احترام خلافت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دیکھو اب تو سلسلہ بڑھے گا۔آپس کے جھگڑوں کے علاوہ ممکن ہے خلفاء کے ساتھ بھی معاملات دنیا میں کسی کا جھگڑا ہو تو جو شخص جج کے طور پر مقرر کیا جائے اسے چاہئے کہ حق حق فیصلہ کرے اور ہرگز خیال نہ کرے کہ ایک طرف خلیفہ ہے۔دیکھو جج تو اس وقت خدا کا قائمقام ہے۔ایک نبی بھی بعض اوقات دنیاوی معاملہ میں کسی کو کہہ دیتا ہے کہ میرا اور اس کا اس معاملہ میں فیصلہ کردو۔تو اب جج کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ یہ خیال کرے کہ نبی کو فائدہ والی بات پہنچے۔جج صرف یہ مدنظر رکھے کہ حق کیا ہے پس وہ فیصلہ سنا دے۔بعض دفعہ بعض لوگ منہ دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ یوں بڑا تقویٰ رکھتے ہیں مگر ایمان کی کئی شاخیں ہیں۔ایک نہ ایک شاخ میں نقص ہوتا ہے۔بعض لوگ کسی بڑے شخص کے مقابل ٹھیک ٹھیک گواہی دینے میں تامل کرتے ہیں اور بعض صحیح فیصلہ نہیں دیتے حالانکہ جج کو چاہئے کہ وہ شہادتوں کے مطابق فیصلہ کردے اس سے کچھ غرض کہ اس فیصلہ کا اثر کس پر پڑتا ہے کس پر نہیں پڑتا۔میں کہتا ہوں کہ جب تک جماعت میں یہ رنگ نہیں آئے گا یہ مت سمجھو کہ وہ مضبوط چٹان پر آگئی۔ یہ بدی اگر باقی رہی تو ترقی کرتی کرتی اگلی نسلوں کو تباہ کردے گی۔پس ابھی سے اس کا فکر لازم ہے مثلاً خلیفہ ہے وہ تجارت کرتا ہے ممکن ہے کہ کہ لین دین میں جھگڑا ہو۔اب جو جج مقرر ہوگا اُسے چاہئے کہ شہادتوں کی بناء پر فیصلہ کردے ۔بعض لوگوں کی یہ اخلاقی کمزوری ہے وہ سمجھتے ہیں کیا ہم خلیفہ کے خلاف فیصلہ کرکے اُسے جھوٹا ٹھہرائیں حالانکہ یہ غلطی ہے کیونکہ حساب کی غلطی اور بات ہے اور کسی امر کا فی الواقعہ ہونا کچھ اور بات ہے۔مثلاً زید نے ایک شخص سے (سو) روپے لئے زید کہتا ہے کہ میں اُسے سب ادا کرچکا ہوں ۔وہ شخص کہے کہ میں نے نوے لئے تو یہ بہرصورت جھوٹ نہیں بلکہ حساب کی غلطی بھی ہوسکتی ہے۔اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو اصلاح کے قابل ہیں۔جب تک ایسی طاقت پیدا نہ ہوجائے کہ مومنین اپنے اوقات کو بہترین طور پر خرچ کریں اور صدق و سداد پر قائم ہوکر دلیری سے کام لیں بات نہیں بنتی۔

یاد رہے کہ بے ادبی اور دلیری میں فرق ہے۔حق کا بیان اور گستاخی یہ بھی الگ الگ ہے بعض اوقات دلیری سے بے ادبی ہوجاتی ہے اور کمزوری دلیری۔مثلاً ایک شخص سے پوچھا جاتا ہے کہ اس معاملہ میں تمہاری کیا رائے ہے۔اب وہ بولتا نہیں کہ یہ بے ادبی ہے۔تو یہ نہ بولنا درحقیقت بے ادبی ہے ایک اور شخص ہے وہ بلا پوچھے رائے زنی کرنا اور

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

# سادہ زندگی

حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ کی پہلی منظّم مخالفت کے طوفان میں احمدیت کی کشتی کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ بڑی کامیابی اور حفاظت سے ساحل مراد تک پہنچانے کے لئے رواں دواں رکھا۔

پہلی منظّم مخالفت ایسی خوفناک تھی کہ اس میں سے جماعت کا بچ نکلنا بظاہر ناممکن تھا۔ آل انڈیا کانگریس نے مسلمانوں کی وحدت و تنظیم کو ختم کرنے اور قائداعظم و مسلم لیگ کو ناکام کرنے کے لئے جو مختلف حربے استعمال کئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ بعض مولویوں کو قائداعظم اور پاکستان کی مخالفت کے لئے خرید لیا گیا۔ ہندو سرمایہ اور سیاست اس مقصد کے لئے بے دریغ استعمال ہوا اور اسی سے حوصلہ پاتے ہوئے کہنے والوں نے کہا کہ ''ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے'' اور منارۃ المسیح کی اینٹیں دریائے بیاس میں بہادی جائیں گی۔'' (نعوذ باللہ) ایسے بلند بانگ دعووں کے ساتھ جو مخالفت شروع ہوئی اس میں اس وقت کی انگریز حکومت کے بعض افسران بھی یہ سمجھ کر شامل ہوگئے کہ اس طرح ہم ہندوستان میں قائم ہونے والی آئندہ کانگریسی حکومت میں اپنے مفادات حاصل کرسکیں گے۔

اس طوفان کا رُخ موڑنے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے سامنے ''تحریک جدید'' کے نام سے ایک انقلابی پروگرام پیش فرمایا جس میں کہیں بھی یہ بات نظر نہیں آتی کہ اگر تم ہماری مخالفت میں حد سے بڑھ رہے ہو تو ہم تمہارے مقابلے میں اس سے بڑھ کر یہ کریں گے یا وہ کریں گے بلکہ اس کے بالکل برعکس آپ نے

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں ۔۔۔ نہاں ہم ہوگئے یارِ نہاں میں

کا مبارک طریق اختیار کرتے ہوئے جماعت کو ایک روحانی دائمی پروگرام کی طرف بلایا جس میں آپ نے جماعت سے متعدد مطالبات کئے جن میں سے ایک مطالبہ ''سادہ زندگی'' اختیار کرنے کا تھا۔ حضور نے اس امر پر متعدد خطبات ارشاد فرمائے اور روزمرہ کی زندگی میں تبدیلی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سادہ لباس استعمال کریں۔ گوٹے کناری وغیرہ کا استعمال محدود کریں۔ سونے کے زیورات کا استعمال محدود کریں۔ کھانے میں سادگی اختیار کریں اور ایک وقت میں ایک سے زیادہ کھانے استعمال نہ کریں۔ وغیرہ

یہ مطالبہ اتنا پُر حکمت جامع اور مفید ہے کہ اس پر غور کرکے انسان حیران رہ جاتا ہے اگر مثال کے طور پر صرف کھانے کی سادگی کو ہی مدنظر رکھا جاوے تو آجکل کی ایک بہت خوفناک بیماری موٹاپے یا ضرورت سے زیادہ چربی پر آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے کیونکہ پرتکلف مرغن غذائیں اور ضرورت سے زیادہ کھانا ہی اس بیماری کا اصل اور بڑا سبب ہے اور اس بیماری کی وجہ سے اور کئی مہلک بیماریاں مثلاً ذیابیطس، دل کی تکلیف وغیرہ پیدا ہوجاتی ہیں۔

سادہ کھانے میں چربی اور تیل کا استعمال کم ہوگا اور اس کے نتیجہ میں کھانے کی مقدار میں بھی کمی ہوجائے گی۔ اور یہ امر باعث اجر و ثواب بھی ہوگا کہ اس طرح آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد اور سنّت کی تعمیل و پیروی بھی ہوسکے گی کہ بھوک چھوڑ کر کھانا کھایا جاوے۔ غور کیجئے صرف اس ایک امر کو سامنے رکھنے اس پر سوچنے اور اس پر عمل کرنے سے ہمیں کتنے فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ غیر ضروری اور بے تحاشہ کھانے سے بچتے ہوئے غیر ضروری کھانوں اور غیر ضروری اشیاء خوردنی مثلاً کیک، چاکلیٹ، بسکٹ وغیرہ اور غیر مفید مشروبات کوکا کولا وغیرہ کو کم استعمال کرنے سے کھانے پر خرچ کم ہوگا۔ کئی مہلک بیماریوں سے بچاؤ ہوگا، بیماری پر ہونے والے اخراجات اور پریشانیوں سے نجات ملے گی۔ اور ان پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے جو وقت ضائع ہوتا ہے وہ بھی بچ جائے گا اور اس طرح سادہ زندگی کی برکت سے نہ صرف ہم ایک نئی، خوش و خوشحال زندگی سے فیض یاب ہوسکیں گے بلکہ بچنے والے وقت اور اخراجات کو کسی بہتر مصرف میں خرچ کرکے بے شمار دنیوی و روحانی فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔

(عبدالباسط شاہد)

❁❁ ❁ ❁❁

بقیہ: فرمودات خلفاء از صفحہ اول

بولنا شروع کردے تو یہ دلیری بے ادبی ہے۔ غرض صداقت کا اظہار اور ادب ضدین نہیں۔ اسی طرح کمزوری اور ادب ایک چیز نہیں۔ وقت کو عمدگی سے خرچ کرو۔ عمدگی کے یہ معنے نہیں کہ ایک انسان چوبیس گھنٹے لگا رہے بلکہ وہ وقت سے عمدہ طور پر کام لے اور تھوڑے وقت میں کوئی نتیجہ خیز کام کرے۔ جن لوگوں کو خدا کی طرف سے کوئی سرداری عطا ہوئی ہے اُن کا ادب رکھے اور ضرور رکھے مگر موقعہ کا لحاظ رکھے جیسا کہ میں نے سمجھایا ہے۔ ایسی کئی ایک باتیں ہیں۔ میرا منشاء ہے کہ ان میں اصلاح ہو۔ اللہ اگر چاہے تو میرے ہاتھ سے کردے یا کسی اور سے۔ غرض جس سے وہ چاہے کرائے میری خواہش ہے کہ اصلاح ہوجائے۔ اپنی عمر کے متعلق میں تو کچھ یقین نہیں رکھتا۔ جب تک وہ خدمت دین مجھ سے لینی چاہے اس کی مرضی۔ میں اس کے دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہوں ورنہ اس وقت کے لئے تو میں ہر وقت حاضر ہوں۔ اس وقت پر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جب تک آنحضرت ﷺ کی اغراض و آرزوؤں کے لئے۔ مسیح موعودؑ کے لئے، میرے لئے مفید ہے مجھ سے کچھ کام لے یا اپنے پاس بلالے۔ وہ جو کچھ کرے گا حکمت پر مبنی ہوگا۔ ہاں میں آئندہ کبھی پسند نہیں کروں گا کہ ہماری جماعت کے لوگ صدق و سداد پر کاربند نہ ہوں۔ جو لوگ ایسا کریں گے میں انہیں سزا دوں گا۔ میرا اُن سے کچھ تعلق نہیں رہے گا۔''

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۷،۸)

# پردہ اعزاز ہے عورت کا

پردہ اعزاز ہے عورت کا تذلیل نہیں تحقیر نہیں
جو رنگِ حیا سے عاری ہو وہ عورت کی تصویر نہیں

سب چیزیں قدر و قیمت کی نسبت سے سنبھالی جاتی ہیں
پردہ عورت کی قید نہیں، تعزیر نہیں، زنجیر نہیں

عفت ہے، حیا ہے، نیکی ہے، جنت ہے، سکینت ہے عورت
اس صنف حسین کو عزت دو یہ سامانِ تشہیر نہیں

پردہ ہے روایت عصمت کی، پردہ ہے علامت عفت کی
عورت کے تقدس کی خاطر کوئی اس سے حسیں تدبیر نہیں

ہیں حسن و کشش سے عاری وہ بے رونق اور بے آب سی ہیں
وہ آنکھیں حیا کے کاجل کی، جن آنکھوں میں تحریر نہیں

یہ مولا کریم کی بندی ہے محبوبؐ خدا کی پیاری ہے
عورت کے حقوق ہیں اپنے بھی کوئی مفت بٹی جاگیر نہیں

(امتہ الباری ناصر)

# نکات معرفت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

❁ ...... خیالی ایمان انسان کو صرف خیالات ہی سے وابستہ ہے مگر جب تک عملی ایمان نہ ہو خیالی ایمان کچھ معنے نہیں رکھتا۔ بات تب بنتی ہے کہ انسان کرکے دکھلا دے۔

❁ ...... اسلام میں ایک عظیم الشان خصوصیت ہے کہ وہ انسان کو غمگین ہونے نہیں دیتا۔ مسلمان اگر مسلمان بنیں تو انہیں کیا غم مگر وہ بنیں بھی۔

❁ ...... خشیۃ املاق کی وجہ سے اولاد کو قتل کرنا منع ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جان سے مار ڈالنا منع ہے مگر میرے نزدیک جو لوگ اپنی اولاد کو علوم دینیہ سے اس لئے محروم رکھتے ہیں کہ ان کے پاس روپیہ نہیں ہے وہ بھی قتل اولاد کرتے ہیں۔ دنیا کے علوم کی تحصیل پر ہزاروں روپیہ نکالتے ہیں اس لئے کہ تم کو کما کر کھلائیں۔ مگر علوم دینیہ کے لئے روپیہ نہیں ملتا۔ ناعاقبت اندیش اتنا نہیں سمجھتے کہ علوم دینیہ سے بے خبر رکھ کر ان کو ابدی جہنم کے لائق بنادیا اور ان کی نیکی کی قوتوں کو کچل ڈلنا انسان کے نطفہ میں، عادات، اخلاق، کمالات کا اثر ہوتا ہے والدین کے ایک ایک برس کے خیالات کا اثر ان کی اولاد پر ہوتا ہے۔ جتنی بداخلاقیاں بچوں میں ہوتی ہیں وہ والدین کے اخلاق کا عکس اور اثر ہوتا ہے۔ کبھی ہم نشینوں اور ملنے والوں کے خیالات کا اثر بھی والدین کے واسطے سے پڑتا ہے۔ پس خود نیک بنو، اخلاق فاضلہ حاصل کرو تا تمہاری اولاد نیک ہو۔ الولد سرلابیہ۔ میں یہی تمہید ہے اولاد والدین کے اخلاق، اعمال، عقائد کا آئینہ ہوتی ہے۔ (الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۳ء) (مرسلہ: حبیب الرحمان زیروی۔ ربوہ)

## خریداران الفضل سے گزارش

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش ہے کہ اپنا ایڈریس تبدیل کرواتے وقت پرانا ایڈریس بھی ضرور دیا کریں اور اپنا AFC نمبر جو الفضل کے پلاسٹک کے ریپر کے اوپر آپ کے ایڈریس کے نیچے لکھا ہوتا ہے اس کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض احباب اپنا نیا ایڈریس تو لکھ دیتے ہیں لیکن نہ پرانا ایڈریس لکھتے ہیں اور نہ ہی AFC نمبر کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس وجہ سے ایڈریس تبدیل کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

(مینجر)

# خطبہ جمعہ

## آنحضرت ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خُو اور کریم تھے۔

### خادموں اور بچوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت و رأفت کے واقعات کا دلنشین تذکرہ۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت رءوف و رحیم کے تعلق میں آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور روایات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مختلف امور کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۷ / فروری ۲۰۰۳ء / ۷ تبلیغ ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة التوبه:۱۲۸)

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خُو تھے۔ اور سب سے زیادہ کریم آدمی۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی۔ ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ (شمائل الترمذی ۔ باب فی خلق رسول الله)

بعض لوگ یہ غلط استنباط کرتے ہیں ﴿فَاضْرِبُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ﴾ سے کہ اپنی بیویوں کو مارنا چاہئے۔ میرے علم میں ایک احمدی بھی ہے اب تو وہ احمدیت سے باہر نکل گیا ہے لیکن وہ اپنی بیوی کو چھوٹی سی بات کے اوپر بہت سخت مارا کرتا تھا۔ قرآن کریم آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے اور آپ بہتر اس کا ترجمہ جانتے تھے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کے خلاف نُشُوز کبھی نہیں کیا۔ قرآن کریم کی جس آیت میں یہ مارنے کا ذکر ہے وہاں نُشُوز مراد ہے۔ بعض عورتیں ہیں جو مارنے میں خاوند کے اوپر پہل کرتی ہیں اور بعض خاوند تو بیچارے بھیگی بلّی کی طرح مار کھاتے رہتے ہیں۔ ہمارے لاہور میں ایک صاحب ہوا کرتے تھے، ان کی بیوی ان کو اتنا مارتی تھی کہ ان کے ہوش اُڑا دیتی تھی۔ اس لئے غلط استنباط قرآن کریم سے نہیں کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن پر یہ نازل ہوا ان سے بہتر کوئی استنباط نہیں کرسکتا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس روایت کو یاد رکھیں کہ آپ نے کبھی کسی بیوی پر، کسی کمزور پر ہاتھ نہیں اُٹھایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے ۔ گھر کے کام کاج کرتے ۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری کا دودھ خود دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اُس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں کبھی شرم محسوس نہ کرتے۔ امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی بھی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول فرما لیتے۔ آپؐ نہایت ہمدرد، مہربان، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ ہر کسی سے بشاشت سے پیش آتے تھے۔ تبسم آپؐ کے چہرے پر ہمیشہ جھلکتا رہتا تھا۔ آپؐ زور کا قہقہہ نہیں لگایا کرتے تھے۔ خدا کے خوف سے فکرمند رہتے تھے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری، پست ہمتی وغیرہ کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی تھے لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل، رءوف و رحیم اور کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ ...... کبھی حرص و طمع کے جذبے سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر رہتے اور کم پر قناعت فرماتے تھے۔

(اسد الغابہ۔ جلد اوّل ۔ صفحہ ۲۹)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے ذکر کیا کہ جنگ حنین میں بھیڑ کی وجہ سے میرا پاؤں آنحضرت ﷺ کے پاؤں پر جا پڑا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے مجھے سانٹا مارا اور بات اس وقت آئی گئی ہوگئی ۔ زیادہ زور سے نہیں مارا، ہلکا سا سانٹا مارا ناراضگی کے اظہار کے طور پر۔ کہتے ہیں رات مجھے نیند نہ آئی سخت گھبراہٹ رہی کہ میں نے کیا حرکت کی ہے۔ صبح صبح مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ بات سن جاؤ۔ میں ڈر گیا کہ اب شامت آئی۔ مگر شامت کیا آنی تھی رسول کریم ﷺ نے اسے آواز دی اور کہا یہ اسّی بکریاں تمہیں دے رہا ہوں۔ میں نے وقتی طور پر تمہیں غصے میں سانٹا مار دیا تھا لیکن اب مجھے اس کا بہت افسوس ہے اور اس کے کفارے کے طور پر یہ اسّی بکریاں تمہیں دیتا ہوں۔

(ماخوذ از مسند دارمی۔ باب فی سخاء النبی ﷺ)

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی بعض روایتیں بیان کرتا ہوں جو اسی نوعیت کی ہیں:۔

میاں غفّارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک خادم کے طور پر رہا کرتے تھے۔ عرفانی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت میں اس کے آنے کی تقریب عجیب دلچسپ ہے اور آپؑ کے رحم اور ہمدردی کے جذبات کے اظہار کا ایک نقشہ پیش کرتی ہے۔ میاں غفّارا کہتا ہے کہ میری عمر تیرہ چودہ سال کی تھی۔ میں بڑی مسجد کے صحن پر لیٹا ہوا دانے چبا رہا تھا جس طرح بکری کھاتی ہے ویسے کھا رہا تھا۔ حضرت اقدسؑ وہاں آئے اور مجھے اس حالت میں دیکھ کر آپؑ نے مجھ سے میرا پتہ و نشان پوچھا اور پھر اپنے ساتھ مکان پر لے گئے اور دو خمیری روٹیاں لا کر مجھے دیں۔ میں کھا کر چلا آیا اور اسی طرح پر مجھے ہر روز کھانا مل جاتا تو میں کبھی وہاں کھا کر اور کبھی گھر کو لے کر چلا آتا۔ کوئی کام اور خدمت میرے سپرد نہ تھی۔ پھر رفتہ رفتہ جب میں مانوس ہوگیا تو آپؑ نے مجھ کو اور چند اَور لڑکوں کو نماز کی ہدایت کی اور آپؑ ہی کچھ سورتیں بھی یاد کرا دیں اور ہم سب بڑے پکّے نمازی ہوگئے۔ ...... میاں غفارا جب نمازی ہوگیا تو آپؑ نے اس کو اور اُن بچوں کی پارٹی کو جو آپؑ کے پاس آتی تھی۔ درود شریف کی کثرت کی طرف توجہ دلائی اور جو درود مسنون کا نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کا وظیفہ ان کو بتایا کہ عشاء کی نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر سو رہا کرو اور جو خواب وغیرہ آیا کرے صبح کو سنایا کرو۔ چنانچہ سب کا یہ معمول ہوگیا کہ ہم رات کو جو بھی خواب آتی تھی صبح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنایا کرتے تھے اور آپ اپنے کیسہ یا جیب میں روٹی ڈال کر باغ میں چلے جاتے اور غفارا کو دے دیتے۔ پھر ان خوابوں کی تعبیر بھی فرماتے جو اکثر سچی نکلتیں۔ غفّارا کے شادی کے اخراجات کے لئے آپ نے ایک بڑا حصہ دیا۔ دو زیور اُس کو دیئے جو اُس نے ۸۰ روپیہ پر فروخت کر دیئے۔ غرض اس طرح ہمدردی اور غمخواری فرمایا کرتے تھے۔

(حیات احمد۔ از مولانا یعقوب علی عرفانیؓ ۔ صفحہ ۲۴۲،۲۴۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادموں میں ایک خادم کا نام پیرا تھا جو بالکل جاہل

اوراجڈ تھا......اُس سے بے وقوفی کے افعال کا سرزد ہونا ایک معمولی بات ہوتی تھی مگر حضرت نے اسے کبھی جھڑکا نہیں۔اس کے متعلق فرمایا کرتے کہ اَھْلُ الْجَنَّةِ ‘‘۔یہ جو محاورہ ہے اَھْلُ الْجَنَّةِ بُلْهٌ وہ ان پر پورا صادق آتا تھا۔(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۳۵۰)

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس طرح بے تکلّفی سے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھتے تھے کہ باہر سے آنے والے کے لئے پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا۔بعض دفعہ حضرت ابوبکر کو ساتھ بیٹھا دیکھ کر آنحضرت ﷺ سمجھ لیا کرتے تھے وہ اشارہ سے بتا دیا کرتے تھے کہ نہیں میری طرف نہیں، ان کی طرف جاؤ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہی حال تھا۔کسی مجلس میں آپ کے اعزاز میں کوئی الگ جگہ مقرر نہیں تھی اور خدام کے ساتھ اکٹھے بیٹھتے تھے۔بعض دفعہ بعض لوگ مہمان نوازی اپنی طرف سے اس طرح کرتے تھے کہ مہمان خصوصی کے لئے تو الگ کمرہ اور خاص دسترخوان اور ساتھ حواشی مباشی جو ہوتے تھے ان کے لئے الگ کمرہ۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک امیر نے اس طرح دعوت کی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم ہوگیا کہ یہ کیا کرنا چاہتا ہے۔آپ دروازے کے باہر کھڑے ہوگئے اور اپنے نوکروں سے کہا پہلے آپ جائیں۔جب وہ پہلے چلے گئے تو اس امیر کے پاس چارہ کچھ نہیں تھا سوائے خاموشی سے اس بات کو برداشت کرنے کے۔پھر اپنے دسترخوان پر ان کو اپنے دائیں بائیں بٹھایا اور بڑی عزت افزائی فرمائی۔

بچوں سے آنحضور ﷺ بہت پیار فرمایا کرتے تھے۔ہنسی مذاق کرتے تھے انہیں چھیڑتے تھے ،ان سے دل لگی کرتے، ان کو بہلاتے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔نماز کے بعد آنحضور ﷺ اہل خانہ کی طرف جانے لگے تو میں بھی حضورؐ کے ساتھ چل پڑا۔وہاں پہنچے تو آگے بچے حضورؐ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔حضورؐ ان کے پاس رُکے۔ایک ایک بچے کے کلوں کو اپنے ہاتھ سے سہلایا وہ کہتے ہیں کہ میں تو حضورؐ کے ساتھ آیا تھا لیکن حضورؐ نے میرے کلوں کو بھی سہلایا۔جب حضورؐ اپنا ہاتھ میرے کلوں پر پھیر رہے تھے تو مجھے حضورؐ کے ہاتھوں میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی گویا حضورؐ نے انہیں کسی عطّار کے تھیلے سے نکالا ہے۔(صحیح مسلم ۔ کتاب الفضائل ۔باب طیب رائحۃ النبیؐ)

حضرت امّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے تو آپؐ اُن کے لئے دعا کرتے اور مبارکباد دیتے اور اُن کو گُڑھتی دیتے تھے۔(مسلم کتاب الادب ۔ باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ و حملہ الی صالح) تو اب یہ جو رواج ہے گڑھتی دینے کا، یہ نیا رواج نہیں۔یہ سنّت ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے ہاتھ سے ان کے منہ میں گڑھتی دیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے بیٹے یوسف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

(مسند احمد بن حنبل ۔ جلد ۲ صفحہ ۲ مطبوعہ بیروت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا چھوٹا سا بچہ تھا وہ پیار سے اُسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر رحم کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی حضور۔

آپ نے فرمایا جتنا تم اس پر رحم کرتے ہو اللہ تعالیٰ تم پر اس سے بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

(الادب المفرد للبخاریؒ ۔باب رحمۃالعیال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے نواسے) حسن بن علی کو چُوما تو پاس بیٹھے اَقرع بن حابِس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔(بخاری ۔ کتاب الادب ۔ باب رحمۃ الولد و تقبیلہ ومعانقتہ)

حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے گفتگو کرنے کے لحاظ سے حضرت فاطمہ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کسی اور کو نہیں دیکھا۔وہ جب آپ کے پاس آتیں تو آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔انہیں خوش آمدید کہتے اور ان کو بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھاتے۔اور جب آنحضرتؐ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں جاتے تو وہ آپ کے احترام میں کھڑی ہو جاتیں، آپ کا دستِ مبارک پکڑ کر اس کو بوسہ دیتیں اور آپ کو خوش آمدید کہتیں اور آپ کو اپنی بیٹھنے والی جگہ پر بٹھاتیں۔وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، آئیں۔چنانچہ آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں بوسہ دیا۔

(الادب المفرد للبخاریؒ ۔باب الرجل یقبل ابنتہ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو اہلِ بیت کے بچے بھی آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے۔ایک دفعہ جب آپؐ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپؐ تک پہنچایا گیا۔آپؐ نے مجھے گود میں اٹھالیا۔پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا تو آپؐ نے اُسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔اسی طرح مدینہ منورہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔

(مسند احمد بن حنبل ۔ مسند اھل البیت)

عدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیکھا۔آپؐ نے امام حسنؓ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

(بخاری ۔کتاب المناقب ۔ باب مناقب الحسن و الحسین)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنے ایک زانو پر بٹھالیا اور دوسرے پر حسن کو۔پھر ہم دونوں کو اپنے سینے سے چمٹا لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے ’’اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا‘‘ اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما۔میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں۔

(بخاری ۔کتاب الادب۔ باب وضع الصبی علی الفخذ)

یَعْلٰی بن مُرَّہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک ایسی دعوت پر جس میں ہم مدعو تھے جانے کے لئے نکلے۔کیا دیکھتے ہیں حسینؓ رستہ میں کھیل رہے ہیں۔نبی ﷺ تیزی سے لوگوں سے آگے ہو گئے پھر اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے جس پر بچہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگتا (یہ آنحضرت ﷺ کا پیار کا اظہار تھا۔دونوں ہاتھ پھیلا کر اس بچے کو پکڑنے کی کوشش کرتے تھے، پکڑ تو سکتے تھے مگر جان کے کچھ دیر پیچھے ہٹ جاتے تھے تا کہ اس کے ساتھ کھیل جاری رہے کبھی وہ ادھر بھاگتا کبھی ادھر بھاگتا) آنحضرت ﷺ اس طرح اسے ہنسا رہے تھے، آپ انہیں ہنساتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے اسے پکڑ لیا۔پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا ان کے سر پر رکھا پھر انہیں اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا۔’’حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ‘‘ یعنی حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں۔اور فرمایا اللہ اس سے محبت رکھے جو حسین سے محبت کرے۔حسین (میرے) نواسوں میں سے ایک ہے۔(الادب المفرد للبخاریؒ ۔باب معانقۃ الصبی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ایک الہام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ’’اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ‘‘ اس کو مولویوں نے تمسخر بنا دیا اور کہا کہ میں اللہ میں سے ہوں اور اللہ مجھ میں سے ہے۔حالانکہ ’’مِنِّیْ‘‘ کا ترجمہ کرنا ’یہ مجھ میں سے‘ اور ’تجھ میں سے‘ غلط ہے۔’’مِنِّیْ‘‘ کا ترجمہ ہے ’میرا ہے‘ اور ’’مِنْکَ‘‘ کا ترجمہ ہے ’تیرا‘ ہے۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی اس حال میں بھی نماز پڑھتے کہ آپ نے اپنی نواسی اُمامہ کو جو حضرت زینب اور ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدشمس کی بیٹی تھیں کو اُٹھایا ہوا ہوتا تھا۔پس جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب آپ قیام کرنے لگتے تو اسے پھر اُٹھا لیتے۔(بخاری کتاب الصلوۃ ۔باب اذاحمل جاریۃ صغیرۃ......الخ)

اب ہمارے ہاں یہ مشہور ہے کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کسی شخص نے ایسی روایت سن کے یہ بھی کہا تھا کہ خو! تو پھر رسول اللہ ﷺ کی نماز ٹوٹ گئی۔حالانکہ آنحضرت ﷺ کا ذہن اللہ کی طرف رہتا ہے۔’’دست بہ کار دل بہ یار‘‘۔آپ تو بچوں سے شفقت کی وجہ سے ان کے ساتھ ایسا سلوک کر لیتے

ربوہ اور پاکستان کے کسی بھی شہر میں رقم کی فوری ادائیگی کے لئے
ہم آپ کو بہترین نرخ اور اچھی خدمت کی ضمانت دیتے ہیں۔

**NEXUS MONEY EXCHANGE**

**363- HIGH ROAD ILFOAD LONDON, IG1 1TF**

**Tel: 020 8478 2622 Fax:020 8553 5917**

Contact: ***AFTAB CHOUDHURY***

تھے مگر کبھی بھی آپؑ کی توجہ نماز سے نہیں ہٹی۔

عبداللہ بن شدّاد بن الھاد اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء ظہر یا عصر پڑھانے کے لئے آئے تو آپ اپنے بچوں حسن یا حسین میں سے کسی کو اٹھائے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو بچے کو اپنے دائیں پاؤں کے پاس بٹھا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا اور اس کو لمبا کر دیا۔ میرے والد کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے مَیں نے سر اُٹھا کر دیکھا (کہ سجدہ زیادہ لمبا ہو گیا تھا اور پتہ نہیں کس وہم میں مبتلا ہوا تو میں نے سر اُٹھا کر دیکھا) تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ تو ابھی سجدہ میں ہیں اور بچہ آپ کی پیٹھ پر سوار ہے۔ پھر میں واپس سجدہ میں چلا گیا۔ پھر جب رسول اللہ نے نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! آپ نے اس نماز میں ایک بہت لمبا سجدہ کیا تھا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس کا حکم تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ بچہ میرے پاس تھا میں نہیں چاہتا تھا اس کو اٹھا لوں، نیچے رکھ دوں اور جب تک وہ خود میری پیٹھ سے اتر انہیں اس وقت تک میں نے سجدہ کو لمبا رکھا۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ کو یہ پیغام بھجوایا کہ میری بیٹی کا آخری وقت ہے آپ تشریف لائیں۔ اسامہ کہتے ہیں ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ آپ کی صاحبزادی کے پاس پہنچے۔ وہ آخری وقت تھا بچی کا۔ آنحضور ﷺ نے اس کو صبر کی تلقین فرمائی۔ پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ بچی جان کنی کے عالم میں تھی۔ وہ اس حالت میں نبی اکرم ﷺ کے گود میں دے دی گئی۔ اس پر آنحضور ﷺ کے آنسو بہنے لگے۔ اس پر سعد نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا؟

آنحضور ﷺ نے فرمایا: (میرے یہ آنسو) رحمت کی وجہ سے ہیں اور رحمت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔ (بخاری کتاب المرضی۔ باب عیادۃ الصبیان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابوسیف حدّاد (حدّاد سے مراد ہے لوہار) کے ہاں گئے۔ جن کے پاس حضرت ابراہیم رہا کرتے تھے۔ (آپؐ کے بیٹے ابراہیم کو ابو حدّاد پالا کرتا تھا۔) رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم کو پکڑا، اور بوسہ دیا اور انہیں سونگھا۔ پھر ایک اور موقعہ پر اس کے ہاں گئے۔ اس وقت حضرت ابراہیم جان کنی کے عالم میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: یا رسول اللہ! آپ بھی؟ اس پر آپ نے فرمایا: ''اے ابنِ عوف یہ رحمت ہے'' پھر اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل مغموم ہے مگر ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا ربّ راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے مغموم ہیں۔ (بخاری کتاب الجنائز۔ باب قول النبیؐ انا بک لمحزونون)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی بچوں سے بہت شفقت فرمایا کرتے تھے خصوصاً مرزا مبارک احمد جو سب سے چھوٹے تھے تو ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بہت پیار تھا۔ آپ بچوں پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے ایک موقع کے جب مرزا مبارک احمد سے غلطی سے ٹھوکر لگی اور قرآن کریم میز سے نیچے گرنے ہی والا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لپک کے اس کو روک لیا اور ایک تھپڑ لگایا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بے حد نرم ہونے کے باوجود قرآن کی بہت عزت کرتے تھے۔ ''قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے''۔ آپ کی تلاوت قرآن کریم دن رات ایسی ہوتی تھی کہ جس سے وجد طاری ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جب پتہ چلتا کہ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو اس کے ہاں خود جاتے، غریب سے غریب طالبعلم کی بیماری پر بھی آپ کا وہ جوش اور ہمدردی مشاہدہ کیا گیا جو کم لوگوں کو اپنی اولاد سے کبھی نصیب ہوتا ہوگا۔ آپ بار بار اضطراب سے پھرتے اور دعا مانگتے تھے اور بار بار حالات پوچھتے تھے اور اس کی صحت پر آپ کو ایسی خوشی ہوتی جیسے کسی اپنے بچے کی صحت پر۔ (سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ ۳۸۶) ایسے بہت سے واقعات ہیں جو یہاں مزید بیان کرنے طوالت کے خوف سے کم کر دیئے گئے ہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارہا میں نے دیکھا ہے کہ اور دوسرے بچے آپؑ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپؑ کو مضطر کر کے پائینتی پر بٹھا دیتے ہیں اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوّے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے چلے جاتے ہیں۔ حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں۔ گویا کوئی مثنوی ملائے روم کا سبق دے رہے ہوں۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں۔ سوال میں تنگ کریں اور بے جا سوال کریں ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں۔ آپؑ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بچوں کے سوالوں سے تنگ آنے کی بجائے ان کو پیار سے سمجھایا کرتے تھے اور یہی تربیت کا طریق ہے جسے جماعت کو آج اختیار کرنا چاہئے۔ بعض بچے سوال کرتے ہیں تو تنگ آ کر جھڑک کے ان کو بند کرا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بچوں کے سوال کے جواب میں تحمّل سے پیش آنا چاہئے اور جس حد تک بھی اس کی سمجھ ہو جواب دے کر اس کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

مولوی عبدالکریمؓ مزید فرماتے ہیں:۔

محمود (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپؑ لدھیانہ میں تھے۔ میں بھی وہیں تھا۔ گرمی کا موسم تھا مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا۔ جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے اِدھر اُدھر باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اُسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپؑ نے کہا: دیکھو محمود! وہ کیسا تارا ہے! (یعنی آسمان کا ایک ستارہ دکھایا) بچے نے نیا (مشغلہ شروع کر دیا اور چلاّنا شروع کر دیا کہ) ابّا! تارے جانا ہے۔ ابّا! تارے جانا ہے۔ کہ ابّا میں نے بھی ستارے جانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کو پیار کے ساتھ چُپ کراتے رہے لیکن ڈانٹا نہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کہتے ہیں آپ کا بیٹے سے اس طرح گفتگو کرنا مجھے بہت پیارا لگا اس نے بھی ایک ضد کی راہ نکالی تھی مگر حضورؑ اس نے پر صبر کیا اور بچہ روتے روتے آخر خود ہی تھک گیا اور چپ ہو گیا۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ۔ صفحہ ۳۵،۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنے والے بچوں سے بھی اسی طرح شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے جیسے اپنے بچوں کے ساتھ۔ لنگر خانے کے ایک ملازم کے بچے کے کہنے پر حضورؑ نے اپنے ایک صاحبزادے کو بہت سے آم دیئے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ اپنے ہمجولیوں میں تقسیم کر دیں۔ حضورؑ خود بھی جب کوئی چیز تقسیم کرتے تو اپنے بچوں کے ساتھیوں کو برابر حصہ دیتے اور ملازموں کے بچے حضرت کے گھر میں ایک شاہانہ زندگی بسر کرتے۔ عام سلوک میں حضرت اقدسؑ کو کبھی کسی سے فرق کرتے نہیں دیکھا۔

اگر ایسے موقعہ پر کسی اور کا کوئی بچہ سامنے آ جاتا جب آپ کوئی چیز تقسیم کر رہے ہوتے تو آپؑ آنے والے بچے کے ساتھ بھی شفقت کا برتاؤ کرتے اور کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرما دیتے۔ یہ عادت حضورؑ کی ہمیشہ سے تھی۔ اپنی عمر کے اس حصے میں جبکہ آپ مجاہدات میں مصروف تھے، بعض یتامیٰ کی خاص طور پر خبر گیری فرماتے اور اپنی خوراک کا ایک حصہ اُن کو دے دیا کرتے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ جلد سوم صفحہ ۳۷۱،۳۷۲)

میں نے بھی اسی سنّت پر عمل کر کے اپنی بچیوں کی تربیت کی ہے۔ ان کو جب میں کوئی چیز کھانے کو دیتا تھا تو وہ اکثر لے کر باہر نکل جاتی تھیں اور نوکروں وغیرہ کو اور دوسروں کو ساتھ شامل کر لیا کرتی تھیں۔ تو آپ کو بھی بچپن سے ہی اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرنی چاہئے کہ جب کوئی اچھی چیز کھائیں تو ساتھ غریبوں اور دوسروں کو بھی شریک کر لیا کریں۔

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ:۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ابھی تھوڑا سا دن چڑھا تھا۔ سردی کا موسم تھا پندرہ سولہ احباب ساتھ تھے کہ پیچھے سے اور بہت سے آ ملے۔ خلیفہ ثانی، حضرت مرزا بشیر احمد بھی آ گئے اور ایک دو لڑکے اور بھی ان کے ساتھ تھے۔ چھوٹی عمر تھی، ننگے پاؤں اور ننگے سر میاں بشیر احمد


سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

**Nayaab Travel Fernreisen**

احمدی احباب کے لئے ڈسلڈورف میں دنیا بھر کے خوشگوار سفر اور کم قیمت ٹکٹوں کے لئے ایک ہی نام۔ نایاب ٹریول۔
مزید معلومات اور فوری بکنگ کے لئے نصیر بیگ سے رابطہ کریں

Tel: 00 49 - 211 - 2205611 Fax: 00 49 - 211 - 220 5613
e-mail: nayaab@web.de
Pionier Str. 15 40215 - Dusseldorf (Germany)

صاحب تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے تبسم فرما کر فرمایا ”میاں بشیر جوتی ٹوپی کہاں ہے؟ کہاں پھینک آئے؟“ میاں بشیر احمد نے کچھ جواب نہ دیا اور ہنس کر بچوں سے کھیلتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور کچھ فاصلہ پر آگے چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس پر فرمایا کہ عجیب حالت ہوتی ہے بچوں کی ابھی چند دن پہلے یہ رو رہا تھا کہ مجھے نیا جوتا لے دیں اور بہت ضد کر رہا تھا۔ میں نے نیا جوتا لے کے دیا لیکن اس کو اب اس کی ہوش ہی کوئی نہیں وہ جوتا ایک طرف پھینک دیا ہے اور خود دوڑے پھرتا ہے ننگے پاؤں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بات پر بہت ہنس رہے تھے۔ پھر ایک خادم نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں بھاگ کر جا کے ان کا جوتا گھر سے اٹھا لاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں، تکلیف نہ کرو، جس طرح کھیلتا ہے کھیلنے دو۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۳۷۰، ۳۷۱)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مسجد میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی آگئے اور کسی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بڑے آرام سے کہا کہ میاں مسجد میں ہنسا نہیں کرتے۔ چنانچہ جب دوبارہ ان کو پھر ہنسی آنے لگی تو وہ اُٹھ کر مسجد سے باہر نکل گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا معمول تھا کہ جب کوئی بچہ آپؑ کی خدمت میں آتا تو آپؑ جگہ دینے کے لئے ذرا ایک طرف ہٹ جاتے اور اپنے پہلو میں اُسے بیٹھنے کا موقعہ دیتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اکثر آیا کرتے تھے۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کم۔ سیر میں کبھی کبھی ساتھ ہو جاتے اور صاحبزادہ مبارک احمد صاحب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی گود میں ہوتے تھے۔ پھر خدام لے لیا کرتے تھے جب حضرت صاحبزادہ صاحب خواہش کرتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خود اُن کو اٹھا لیتے۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۳۶۷)

ایک دفعہ حضرت صاحب کے سامنے میاں شریف احمد کو بچے چھیڑنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو تجھ سے پیار نہیں ہے۔ وہ اس بات پر روئے تو ان کا ناک بہنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کو اپنی طرف کھینچا تا کہ اس کو پیار کریں تا کہ اس کا یہ وہم دور ہو جائے ان بیچاروں کا ناک بھی نکل رہا تھا۔ اس خیال سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے گندے نہ ہو جائیں وہ ضد کر کے پیچھے ہٹتے رہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی طرف کھینچتے رہے اور پھر فرمایا مجھے تم سے بہت پیار ہے۔

ایک روایت میاں بشیر احمد صاحب کی طرف سے ہے کہ

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو تنگ کرتے تھے خواہ کوئی بھی وہ کام رہے ہوں، کسی حالت میں ہوں، ہم آپ کے پاس چلے جاتے تھے کہ ابّا پیسہ دو۔ اور آپؑ رومال سے پیسہ کھول کر دے دیتے تھے۔ اگر ہم کسی بات پر زیادہ اصرار کرتے تو آپؑ فرماتے تھے کہ میاں! میں اس وقت کام کر رہا ہوں، تنگ نہ کرو۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۷۸، ۳۷۹)

حضرت میاں شریف احمد صاحب کے متعلق ایک اور دلچسپ روایت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو پتہ نہیں کیوں یہ خیال ہوا کسی وقت انہوں نے زردہ نہیں کھایا ہوگا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سمجھے کہ میاں شریف کو زردہ پسند ہی نہیں، کھاتے ہی نہیں۔ تو ایک دن زردہ پکا ہوا تھا تو ہاتھ بڑھانے لگے تو حضرت اماں جان نے روک دیا کہ شریف زردہ نہیں کھاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی یہی کہا۔ پھر میاں شریف نے کہنا شروع کیا شریف زردہ کھاتا ہے، شریف زردہ کھاتا ہے اور پھر آپ کے سامنے وہ زردہ کر دیا گیا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کسی کام میں مشغول ہوتے تھے تو بچہ آواز دیتا تھا کہ ابّا! بُوا کھول۔ یعنی پنجابی بولا کرتے تھے کہ اے ابّا دروازہ کھولو! اور پھر اندر گھستے ہی سر نکال کے پھر باہر چلا جاتا تھا اور پھر دوبارہ آجاتا تھا اور کہتا تھا کہ ابّا! بوا کھول۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خواہ کیسا ہی ضروری کام کر رہے ہوں آپ ہمیشہ اُٹھ کر دروازہ کھولتے اور پھر بند کر کے بیٹھ جاتے۔ یہ کبھی نہیں کہا کہ تو مجھے بار بار کیوں ستاتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے گنا تو بیس دفعہ ایسا کیا اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحبؓ صفحہ ۳۳، ۳۴)

ایک پٹھانی ہوا کرتی تھیں خوست کی۔ امۃ اللہ بی بی ان کا نام تھا۔ ان کو لال پری کہتے تھے ہم لوگ۔ جب وہ شروع شروع اپنے والد اور چچا سید صاحب نور اور سید احمد نور کے ساتھ قادیان آئیں تو عمر آپ کی بہت چھوٹی تھی ان کے والدین اور چچا، چچی حضرت سید عبد اللطیف شہید کی شہادت کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ امۃ اللہ کو بچپن میں آشوبِ چشم کی سخت شکایت ہو جاتی تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدّت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے کی طاقت نہیں رکھا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضورؑ میری آنکھ کو بہت تکلیف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے لعاب سے ان کی آنکھیں تر کیں اور وہ دن اور وفات کا دن پھر کبھی بھی ان کی آنکھ کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے متعلق بھی ہے بَـرَّقَ طِفْلِیْ بَشِیْر کہ میرے بچے بشیر کی آنکھیں چمک اُٹھیں اور روشن ہو گئی ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی آنکھیں بھی بچپن میں بہت دکھتی تھی لیکن پھر تا حیات آپ کی آنکھوں کو کبھی کوئی نقص نہیں ہوا۔

اب یہ لال پری صاحبہ کا ایک قصہ دلچسپ آپ کو سنا دیتا ہوں۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ لال پری میں یہ عادت ہے کہ جب میں کسی کام کے لئے ان کو بلاؤں تو ایک دفعہ پیچھے ہٹتی ہیں اور پھر آگے بڑھتی ہیں۔ اور اگر میرا مقصد ہو کہ وہ میرے قریب کھڑی ہوں اور میں ان کو کہوں جائیں تو وہ ایک دم آ کے ٹکر مار دیں گی۔ اس لئے میں بہت احتیاط کرتا ہوں۔ جب وہ قریب کھڑی ہوں تو میں ان کو 'جائیں' کی بجائے اپنی طرف بلاتا ہوں۔ وہ عادتاً پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ پھر میں سنبھل جاتا ہوں۔ تو یہ وہاں کی بچپن کی باتیں مجھے یاد ہیں، اچھی دلچسپ ہوا کرتی تھیں۔

اب حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی یہ روایت جو ہے وہ بہت ہی عظیم الشان ہے، سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ کا بچہ گونگا اور بہرہ تھا اور ٹائیفائیڈ بخار بھی اس کو ہو گیا تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گورداسپور کے مقدمے، تاریخوں پر حضورؑ کے ساتھ ہی جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی حالت کو دیکھا مفتی صاحب کو فرمایا کہ آپ گورداسپور نہ جائیں یہیں ٹھہریں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے دوسری صبح بچہ فوت ہو گیا۔ اس سے دوسرے دن آپ گورداسپور سے تشریف لائے تو مفتی صاحب چھوٹی لڑکی حفیظہ کو اُٹھائے ہوئے حضورؑ کو مہمان خانہ کے قریب جا کر ملے۔ آپ نے فرمایا: میں نے آپ کے بچہ کی وفات سنی، بہت رنج ہوا میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو نعم البدل عطا فرماوے گا۔ وہ سننے والا اور بولنے والا ہوگا۔

یہاں مفتی صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے گھر میں دو لڑکیاں اور دو لڑکے پیدا کرنے ہیں۔ اب یہ لڑکی ہے اس کے بعد اگر دوسری لڑکی ہوئی تو نعم البدل نہ ہوگا۔ اگر لڑکا ہوگا تو نعم البدل سمجھوں گا۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ میاں ہمارے خدا میں یہ بھی طاقت ہے کہ آئندہ لڑکیوں کا سلسلہ ہی منقطع کر دے۔ چنانچہ مولا کریم کے قربان جاؤں۔ اس کے بعد مفتی صاحب کے گھر میں متواتر چھ لڑکے پیدا ہوئے اور سب سننے والے اور بولنے والے۔ گو یہ ایک لطیفے کے طور پر مفتی صاحب بیان کرتے ہیں مگر یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی قبولیت دعا کا ایک معجزہ ہے۔ (سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرتبہ حضرت مولوی یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳)

اب اس مختصر خطاب کے بعد میں ٹھہر کے آخری دعا کراتا ہوں۔


Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

**بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ اول**

ہوئیں۔ یہ سارا نظارہ ایم ٹی اے پر براہ راست ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔ پرچم کشائی کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور انور پہلے مردوں کی طرف تشریف لے گئے اور ہاتھ ہلا کران کے نعروں کا جواب دیا۔ پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے جہاں مستورات نے سفید رومال ہلا کر پر جوش نعروں سے حضور انور کا خیر مقدم کیا۔ حضور انور کے دیدار سے ہر احمدی کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ غانا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضور انور کا خطاب اور جلسہ سالانہ کی کارروائی ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کی گئی۔

جب حضور سٹیج پر تشریف لائے تو مکرم الحاج الحسن بن صالح ممبر کونسل آف سٹیٹ نے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم امیر صاحب غانا نے ساری جماعت کی طرف سے حضور انور کو غانا کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ میں تشریف لانے پر خوش آمدید اور اہلا وسہلا ومرحبا کہا۔

دس بج کر پچاس منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم حافظ احمد جبرئیل صاحب نائب امیر ثالث نے کی۔ اس کے بعد مکرم یعقوب ابوبکر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ قصیدہ کے بعد تین احباب نے لوکل زبان میں Songs of Praises پیش کئے۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے میرے پیارے بھائیو! کے الفاظ سے مخاطب ہوتے ہوئے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان مقاصد میں سے ایک مقصد احباب جماعت کی اصلاح اور روحانی حالت میں ترقی ہے۔ اور اس کا دوسرا مقصد ان ملاقاتوں اور میل ملاپ کے ذریعہ بھائی چارہ اور پیار ومحبت کی فضا پیدا کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انسانی زندگی کے دو ہی بڑے مقصد ہیں ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرا حقوق العباد کی بجا آوری۔ پھر حضور نے ان مقاصد کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ساتھ فرمائی اور فرمایا کہ مخلوق خدا کے حقوق اس وقت تک ادا نہیں ہوسکتے جب تک اللہ کی خاطر اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت نہ کی جائے۔ اللہ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وسعت حوصلہ نہ ہو۔ حضور نے فتنہ پردازوں اور بدکرداروں سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباس پیش فرمائے۔

حضور انور نے غانین قوم کے بارہ میں فرمایا کہ غانین لوگ دوسروں سے زیادہ وسعت حوصلہ دکھانے والے اور بڑے باہمت ہیں۔ مَیں کچھ عرصہ آپ کے ساتھ رہا ہوں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے کی گردن کے درپے ہوتے ہیں مگر آپ نے شاید ہی جھگڑوں میں اسلحہ استعمال کیا ہو۔ فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھو کہ احمدی کا فرض ہے کہ اللہ کو یاد کرے اور اس کی عبادت کرے اور دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرے۔ انسانیت کی خدمت کرے۔ دنیا میں امن پھیلائے، ذاتی دشمنیاں اور مشکلات اس راستے میں ہرگز حائل نہ ہوں۔ حضور انور نے ﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بندے کا ایک مطمح نظر ہو اور وہ نیکیوں میں مسابقت ہے۔ نیکی اور تقویٰ کیا ہے؟ یہ اللہ کے احکام کی پیروی کرنا ہے۔

حضور انور نے احباب کو محنت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ امریکہ اور یورپ میں کام کرسکتے ہیں تو اپنے ملک میں اتنی محنت کیوں نہیں کرسکتے۔ اگر آپ محنت کرنا شروع کردیں تو اس ملک کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔ حضور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے معاملات میں ہمیں یورپ اور امریکہ سے آگے بڑھنا ہے لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں محنت کرنی ہوگی۔ حضور نے جذبہ حب الوطنی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے ملک کی بے لوث خدمت کرے۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک حوالہ بھی پیش فرمایا۔ اسی طرح حضور نے فرمایا کہ جن قوموں نے ایشیا اور افریقہ کو غلام بنا رکھا تھا وہ امن قائم نہیں کرسکتیں۔ البتہ تم اس دنیا میں امن قائم کرسکتے ہو۔

حضور نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اگر خواتین اپنے اندر خوف خدا پیدا کرلیں اور تقویٰ کی راہ پر قدم ماریں تو عظیم انقلاب برپا کرسکتی ہیں۔ حضور نے عورتوں کو پنج وقتہ نماز پڑھنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ بچوں اور خاوندوں کو بھی نمازوں کی طرف توجہ دلائیں اور انہیں جگائیں اور ان کی ناراضگی کا خوف نہ کریں۔ حضور نے عورتوں کو نصیحت کی کہ جس طرح آپ لوگ خوراک بنانے میں اور گھر کے کاموں میں محنت کرتی ہیں اس طرح روحانی غذا کے لئے بھی محنت کریں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر آپ اس نہج پر نہیں چلیں گی تو آپ کے بچے قوم کا مفید وجود نہیں بن سکتے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: 'قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں'۔ نوجوانوں کی اصلاح اس صورت میں ممکن ہے جب ان کی مائیں نیک اعمال بجالائیں۔

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: ''اے احمدی عورتو! اپنے مقام کو پہچانیں، اپنے بچوں کو سماجی برائیوں سے بچائیں، انہیں اعلیٰ اخلاق سکھائیں اور نہ صرف آئندہ نسلوں کی بقا کی ضامن بن جائیں بلکہ اپنے ملک کی بھی۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کے وارث بنیں جو آپ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور آپ ایک نئی روح کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں۔ آخر پر حضور انور نے مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی محبت اور بھائی چارے کا ثبوت دیا۔ پھر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

خطاب کے دوران جب بھی حضور انور غانا کا ذکر فرماتے تو احباب بڑے زور وشور سے نعرے لگاتے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد مختلف شخصیتوں کے تہنیتی اور خیرسگالی پیغامات پڑھ کر سنائے۔ ان شخصیات میں الجیریا کے سفیر، Ga Traditional Council کے نمائندہ، کیتھولک بشپ کانفرنس کے نمائندہ، یونیورسٹی آف غانا (لیگون) کے وائس چانسلر، Holy Sea کے کارڈینل بشپ، برٹش ہائی کمشنر، غیر احمدیوں کے چیف امام کے نمائندہ شامل تھے۔ سب پیغامات میں حضور انور کی شمولیت پر خوشی اور جلسہ کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار تھا۔

پیغامات کا سلسلہ جاری تھا کہ صدر مملکت غانا H.E.John Agyekum Kufuor جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ ان کی آمد پر جلسہ گاہ ایک بار پھر لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ حضور انور نے انہیں سٹیج پر خوش آمدید کہا۔

عزت مآب صدر مملکت نے حضور انور کی طرف مسکراتے ہوئے کہا: مَیں آپ کو غانین کے طور پر ہی دیکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرا سٹیج پر آنے کا یہ مقصد ہے کہ مَیں حضور انور کو خوش آمدید کہنے کی خوشی میں آپ سب کے ساتھ برابر کا شریک ہوں۔ کیونکہ یہ قریباً ۸ سال یہاں غانا میں رہ کر اپنے ملک واپس تشریف لے گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعت احمدیہ عالمگیر کا سربراہ بنادیا ہے۔ یہ منفرد اعزاز ہے جس پر غانا کو فخر کرنا چاہئے۔ اس پر سارا جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد Tourism & Modernisation کے وزیر نے صدر مملکت کی تقریر پڑھ کر سنائی۔

اپنی تقریر میں انہوں نے کہا کہ مجھے احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسہ میں شرکت سے خوشی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی حضور انور کے غانا واپس آنے پر بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں غانا کے جلسہ سالانہ کی گولڈن جوبلی پر مبارکباد دی۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے صدر مملکت نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ روحانی واخلاقی تربیت کے علاوہ تعلیم اور صحت کے میدان میں بھی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے اور غانین لوگ اور حکومت غانا اس کی معترف ہے۔ اپنی تقریر کے آخر پر صدر مملکت نے حضور انور اور تمام احمدیوں سے غانا کے کامیاب اور پرامن انتخابات کے لئے دعا کی درخوست کی۔

تقریر کے اختتام پر جلسہ کی فضا ایک بار پھر نعروں سے گونج اٹھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ صدر مملکت کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ اس کو کینیڈا کے ہائی کمشنر Hon.Jean Pierre Bolduc نے حضور انور کو بتایا کہ وہ حضور کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور حضور نے جو باتیں بتائی ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں اور وہ ان سے پوری طرح متفق ہیں۔

نماز ظہر وعصر کے بعد حضور انور اکرا مشن ہاؤس واپس تشریف لے گئے۔

چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ پانچ بجے سیرالیون اور لائبیریا سے آنے والے ۱۷ مبلغین کے ساتھ حضور کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں ملکی وجماعتی حالات اور ان کے کام اور کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور ہدایات فرمائیں۔ بعدہ حضور نماز پڑھانے کے لئے بستان احمد روانہ ہوئے۔

## ساتواں روز ۱۹/مارچ بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ نے بستان احمد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اخلاق کے بارہ میں خطبات کا سلسلہ جاری رکھا اور 'احسان' کے بارہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ کا مکمل متن انشاء اللہ الفضل انٹرنیشنل کی گزشتہ اشاعت میں شامل ہوگا۔

نماز جمعہ کے بعد حضور انور مستورات کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی بھرپور نعرے لگائے گئے اور لا الہ الا اللہ کی صدائیں بلند ہونی شروع ہوئیں۔ اور رومال ہلا ہلا کر اپنے آقا سے محبت کا اظہار کیا گیا۔ حضور انور نے بھی ہاتھ ہلا کر ان نعروں کا جواب دیا۔ یہ بڑا روح پرور منظر تھا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۴۶ ہزار تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ وہاں سے سیدھے ایک ہال میں تشریف لے گئے جہاں اپر ویسٹ (Upper West)، اپر ایسٹ (Upper East)، ناردرن ریجن اور برانگ اہافو ریجن سے آنے والے ۵۲ چیفس اور ائمہ حضور انور کے انتظار میں تھے۔ حضور انور نے انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور اکرا واپس تشریف لے گئے۔

اکرا مشن ہاؤس میں نائیجیریا اور غانا کے کئی احمدی وغیر احمدی احباب نے حضور انور سے ملاقات کا شرف


# fozman foods

**BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS**

**2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX**

**TEL: 020 8553-3611**

پایا جن میں غانا کے سابق نائب صدر مملکت Prof.Evans Atta Mills، سابق وزیر دفاع Alhaj Mahama Idrisu، ڈپٹی منسٹر آف انرجی Hon. K.T.Hammond شامل تھے۔

شام سات بج کر پچیس منٹ پر جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ اس کا انتظام مشن ہاؤس اور مسجد کے لان میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مملکت غانا کے نائب صدر Alhaj Aliu Mahama بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے حکومت غانا اور اس کی عوام کی طرف سے حضور انور کو غانا میں خوش آمدید کہا اور کہا کہ جب سے آپ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے ہیں یورپ سے باہر یہ پہلا سفر ہے جسے ہم Home Coming کہتے ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ غانا کی طرف سے شعبہ تعلیم، صحت اور زراعت کے میدان میں کی جانے والی خدمات کو سراہا۔

تقریب میں بہت سی سیاسی، غیر سیاسی اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ حضور انور مختلف میزوں پر جا کر مہمانوں سے متعارف ہوئے اور ان میں گھل مل گئے اور تصویریں کھنچوائیں۔

مسجد کے دوسرے لان میں مستورات کے لئے بندوبست تھا۔ حضور وہاں تشریف لے گئے تو غانین احمدی خواتین نے مخصوص انداز میں حضور کو اہلاً وسہلاً ومرحبا کہا اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا۔

## آٹھواں روز (۲۰؍مارچ بروز ہفتہ):

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر دعا کے ساتھ اشانٹی ریجن کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور اکرا سے ۱۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع "Bunso Arboretum" کے مقام پر رکے۔ یہ خوبصورت علاقہ قدرتی جنگل پر مشتمل ہے جہاں پرندوں، تتلیوں اور درختوں کی بے شمار اقسام موجود ہیں اور بکثرت پھلدار درخت ہیں۔ یہاں ایک اونچی پہاڑی پر انگریزوں کے زمانے کا تعمیر شدہ ایک خوبصورت ریسٹ ہاؤس موجود ہے جہاں حضور انور نے کچھ دیر آرام فرمایا۔

جب حضور انور یہاں پہنچے تو مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مبلغ سلسلہ ایسٹرن ریجن، ریجنل صدر مکرم آئی بی محمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر شبیر حسین صاحب نے مقامی جماعت کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور اور آنے والے مہمانوں کی خدمت میں ناریل کا پانی اور پھل پیش کئے گئے۔

ہرے بھرے درختوں سے گھری یہ پہاڑی جگہ بے حد خوبصورت اور دلکش ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے غانا آئے ہوئے دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ یہ جگہ دیکھنے آیا تھا۔ جب مَیں نارتھ (North) کا سفر کرتا تو واپسی پر یہاں ضرور آتا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی تشریف لا چکے ہیں۔ مکرم راغب ضیاء الحق صاحب نے حضور انور سے ایک سیمنٹ کے بلاک پر دعا بھی کروائی جسے کوفورڈوا (Koforidua) میں تعمیر کی جانے والی احمدیہ مسجد کی بنیاد میں رکھا جائے گا۔

گیارہ بجے کے بعد اسوکورے اور کماسی کے لئے روانہ ہوئے۔ اور بارہ بج کر پچیس منٹ پر احمدیہ ہسپتال اسوکورے (Asokore) پہنچے تو مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب نے مقامی احباب جماعت کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کیا۔

اس ہسپتال کا آغاز ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب کے والد محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے فروری ۱۹۷۱ء میں شروع کیا تھا۔ اس وقت یہاں نہ پکی سڑک تھی نہ بجلی۔ آپ لالٹین کی روشنی میں آپریشن کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب یہاں ۱۹۷۴ء تک رہے۔ ان کے بعد ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب تشریف لائے۔ ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب کا تقرر ہوا۔ بفضل خدا گزشتہ ۲۱ سال سے آپ اس ہسپتال میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ نے یہاں اپنے خرچ پر ایک مسجد کی تعمیر کی ہے جس کا نام مسجد ''بیت المجیب'' ہے۔

تین بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایسوکورے سے کماسی کے لئے روانہ ہوئے اور چار بجے کماسی پہنچے۔ مشن ہاؤس سے ایک کلومیٹر باہر ہی سڑک کے دونوں اطراف مرد وزن، بچے اور بچیاں ہزاروں کی تعداد میں احمدیت کے جھنڈے لہراتے ہوئے حضور کا استقبال کر رہے تھے اور نعرے لگا رہے تھے۔

حضور انور جب مشن ہاؤس کے گیٹ میں داخل ہوئے تو قریباً ۶۰ بچیوں نے بڑی مترنم آواز سے ترانہ ''سیدی، مشفقی، مرشدی، مہرباں'' پڑھا۔ غانین بچوں کے منہ سے پیارے آقا کی محبت میں اردو ترانہ دل کو بہت بھا رہا تھا۔ دل ان کی خلافت سے محبت پر واری ہوا جاتا تھا۔ یہ بچیاں سفید دوپٹے، سفید لباس پہنے ہوئے اور ہاتھوں میں احمدیت کے جھنڈے لہرا رہی تھیں۔ حضور انور ان بچیوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ترانہ سنتے رہے۔ اس ترانہ کے بعد غانین احمدی بچیوں نے نظم ''اے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ'' مترنم آواز سے پڑھی۔ حضور انور نے یہ نظم سنی اور بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے اپنے استقبال کے لئے آنے والے غیر احمدی چیفس اور آئمہ کو شرف مصافحہ بخشا۔ ریجنل صدر مکرم عبداللہ ناصر بواٹنگ صاحب نے حضور انور کو ایک سکارف پہنایا جس پر "Welcome to Ashanti Region" کے الفاظ لکھے تھے۔ ایک طفل عدنان ابوبکر نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور نے کماسی کی تین منزلہ بہت خوبصورت اور وسیع وعریض مسجد میں نماز ظہر وعصر پڑھائی اور اس پر نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اس وقت ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب موجود تھے۔ غیر احمد چیف اور آئمہ نے بھی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ اس مسجد میں چھ ہزار نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

نماز ادا کرنے کے بعد حضور انور مسجد کی تیسری منزل کی بالکنی پر تشریف لے گئے۔ مسجد کے احاطہ میں ہزارہا افراد اپنے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔ حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھنا ہی تھا کہ ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے۔ احباب کی خوشی ومسرت کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ ہجوم بڑے جوش وخروش سے نعرے لگا رہا تھا۔ اللہ اکبر اور لاالٰہ الا اللّٰہ کے فلک شگاف نعروں سے مسجد کی فضا گونج رہی تھی۔ یہ انبوہ کثیر جب کورس کی شکل میں لاالٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ پڑھتا تو دلوں پر عجیب کیفیت طاری ہوتی۔ منظر ناقابل بیان ہے۔ ہر طرف اسلام احمدیت زندہ باد، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مرزا غلام احمد کی جے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، لبیک لبیک کے الفاظ کورس کی شکل میں پڑھے جا رہے تھے۔

حضور انور مسلسل دس منٹ تک متبسم چہرہ کے ساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر مشتاقان دید کے والہانہ نعروں کا جواب دیتے رہے۔ حضور انور نے وزیٹر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

چار بج کر پچاس منٹ پر حضور تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جب حضور انور سکول کے گیٹ پر پہنچے تو طلباء کی قطاریں سڑک کے دونوں اطراف غانا اور جماعت احمدیہ کے جھنڈے لئے مستعد کھڑی تھیں۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے حضور انور کا استقبال کیا اور سکول کے آرمی کیڈٹ نے حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

یہ سکول ہندوستان سے باہر جماعت احمدیہ کے تحت کھلنے والا پہلا ادارہ ہے۔ اس کا آغاز ۳۰؍جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوا تھا اور ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پی ایچ ڈی لندن اس کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول کے طلباء کی تعداد ۱۵۰۰ سے زائد ہے اور سٹاف کی تعداد ۹۷ ہے۔ سکول کے قریبی دو سڑکوں کے نام احمدیہ روڈ، اور مولوی حکیم روڈ (جو حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ سلسلہ کے نام پر) رکھے گئے ہیں۔

حضور انور نے سکول کے لان میں ایک پودا لگایا۔ اور سکول کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ سکول میں ایک فوارہ بھی ہے جس کو مینارۃ المسیح کی شکل پر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ فوارہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے بنوایا تھا۔ آپ اس سکول کے دوسرے پرنسپل تھے۔

حضور انور نے سٹاف کو بھی شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر دفتر میں تشریف لے گئے جہاں حضور نے سابق ہیڈ ماسٹرز کی تصاویر اور وہ ٹرافیاں دیکھیں جو اس سکول نے جیتی ہیں۔ یہاں سٹاف، سکول اور اولڈ سٹوڈنٹس کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے۔ اس موقع پر حضور انور کو غانا کا روایتی کپڑا پہنایا گیا۔ بعد میں حضور انور نے طلباء، بورڈ آف گورنرز اور کیڈٹ کور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

حضور نے سکول کی وزیٹنگ بک کر تحریر فرمایا کہ:

''خدا کے فضل سے سکول بے حد ترقی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سابقہ ہیڈ ماسٹر صاحبان اور سٹاف پر اپنا فضل فرمائے اور انہیں جزائے خیر دے جنہوں نے قربانیاں کیں اور سکول کی ترقی و بہبود میں اپنا خون پسینہ ایک کیا۔

اللہ تعالیٰ موجودہ لیڈر شپ کو بھی جو Energetic اور بہت محنتی معلوم ہوتے ہیں جزائے خیر دے اور ان پر اپنا فضل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے سٹاف اور طلباء کو سکول کے لئے بے حد محنت کرنے اور سکول کا نام ملک کے دوسرے سکولوں سے اونچا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ملک کے وفادار شہری بنائے۔ آمین

بعدہ حضور جماعت احمدیہ غانا کے تبلیغی وتربیتی سنٹر 'بوآڈی' (Boadi) کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور نے تبلیغی وتربیتی سنٹر کا معائنہ فرمایا۔ یہاں مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید، نائب امیر ثالث نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے جس میں کمپیوٹر سنٹر، لائبریری اور دیگر دفاتر ہیں۔ حضور نے اس عمارت میں موجود ایک نمائش بھی دیکھی اور کلاس رومز وغیرہ کا معائنہ بھی فرمایا۔ یہاں نو احمدی چیف صاحبان اور ائمہ کرام کے لئے دو ہفتے اور چھ ماہ کے کورسز کروائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں سنٹر ڈاکٹر محمد یوسف اڈوسیئی (Edusei) نے اپنے خرچ پر بنا کر جماعت کو دئے ہیں۔ ان سنٹرز کے معائنہ کے دوران خواتین کا ایک گروپ مسلسل 'اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِيْح ، جَآءَ الْمَسِيْح' کے الفاظ کورس کی صورت میں پڑھ رہا تھا۔ یہاں داعیان الی اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

چھ بجے حضور انور احمدیہ مسلم ہومیو کلینک اور طاہر ہومیو کمپلیکس بوآڈی، کماسی، تشریف لے گئے جہاں ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب، ان کی اہلیہ ڈاکٹر مبشرہ نسیم صاحبہ اور ڈاکٹر احمد اباکا (Ahmad Abeka) نے کلینک کے عملہ کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ اس کلینک کا آغاز اکرا سے ہوا تھا۔ ہومیوپیتھی غانا میں ایک نئی اور اجنبی چیز تھی۔ آغاز میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شروع میں گلوبیولز مرکز سے منگوائے جاتے۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب کی دن رات کی محنت کے باعث غانا میں گلوبیولز بنانے کا تجربہ کامیاب رہا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہ گلوبیولز لندن، جرمنی اور افریقہ کے ممالک کو بھجوائے جاتے ہیں۔ مرکز کی اجازت سے گلوبیولز کے علاوہ بائیوکیمک ادویہ، پلاسٹک کی شیشیاں اور ڈراپرز وغیرہ بنانے کی مشینیں لگائی جا چکی ہیں۔

حضور انور نے کلینک کا معائنہ فرمایا اور دفتر اور ڈسپنسری دیکھی۔ حضور تمام شعبہ جات میں تشریف لے گئے اور ساری مشینیں دیکھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مسجد اپنے خرچ پر بنوائی ہے جس کا نام 'مسجد بیت الشکور' ہے۔ یہاں بھی بچیوں نے سیدی مشفقی والا ترانہ گایا۔ حضور انور ان بچیوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور تصویریں کھنچوائیں اور ان سے پیار فرمایا۔ چھ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ مسجد کماسی میں نمازیں پڑھائیں اور آسوکورے کے لئے روانہ ہوئے۔

## نواں روز (۲۱؍مارچ بروز اتوار):

حضور انور ایدہ اللہ نے فجر کی نماز آسوکورے کی مسجد بیت المجیب میں پڑھائی۔ ٹاؤن کے بہت سے

احمدیوں نے حضور انور کے ساتھ نماز ادا کی۔

مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب نے حضور کی آمد کی خوشی میں ہسپتال کو بڑی خوبصورتی سے سجایا تھا۔ گیٹ پر اھلا وسھلا ومرحبا کا بینر آویزاں تھا۔ ہر طرف پھول آویزاں تھے۔ رہائش گاہ اور مسجد کے درمیان ایک گیٹ بنایا گیا تھا جس پر ایک طرف 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ' اور دوسری طرف ''دردلم جوشد ثنائے سرورے......'' کے الفاظ درج تھے۔ مسجد پر لکھے کلمہ طیبہ، ہسپتال کے سائن بورڈ اور اس گیٹ کو بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ ساری رات بجلی کے یہ جلتے بجھتے قمقمے بے حد پیارا اور دلکش منظر پیش کر رہے تھے۔

نو بج کر بیس منٹ پر علاقہ کے معزز احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ان میں غیر احمدی امام اور چیف صاحبان، ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو اور ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر شامل تھے۔ علاقہ کے چیف صاحبان نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک روایتی کرسی پیش کی اور حضور انور سے اس پر بیٹھنے کی درخواست بھی کی۔ حضور انور اس پر تشریف فرما ہوئے تو ایک چیف نے کہا کہ اس طریق عمل سے گویا آپ آسوکورے کو اپنا دوسرا شہر قرار دے رہے ہیں۔ اس تقریب میں غیر احمدیوں میں سے تیجانیہ اور اہل السنۃ کے آئمہ اور کیتھولک چرچ کے نمائندے بھی شامل تھے۔

اس موقعہ پر مکرم علیم محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی بچی عزیزہ ثناء محمود کی آمین ہوئی۔ عزیزہ نے چھ سال پانچ ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے۔ حضور نے عزیزہ کو بلا کر اس سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور احمدیہ ہسپتال آسوکورے تشریف لے گئے جہاں ہسپتال کے سٹاف کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہسپتال کے وارڈ میں تشریف لے گئے جہاں مریضوں سے حال دریافت فرماتے رہے۔ ان مریضوں میں سے ایک کا تعلق مالی (Mali) سے تھا۔ حضور نے مختلف وارڈز اور آپریشن تھیٹر کا دورہ فرمایا اور آخر پر مسجد 'بیت المجیب' پر نصب ایک تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

۹ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور احمدیہ سیکنڈری سکول آسوکورے تشریف لے گئے۔ اس سکول کا آغاز ۱۹۷۱ء میں ہوا تھا اور اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر مکرم مبارک احمد صاحب مقرر ہوئے تھے۔ یہ سکول ۵۳ ایکڑ کی اراضی پر مشتمل ہے۔ سکول کے گیٹ سے باہر ہی پرائمری سکولوں کے طلبا کی کثیر تعداد سڑک کے دونوں جانب کھڑی تھی۔ یہ طلبا رومال ہلا ہلا کر حضور انور کا خیر مقدم کر رہے تھے۔ سکول کے گیٹ پر "Islam means Peace" کا بینر آویزاں تھا۔ حضور کی گاڑی جونہی گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو راستے کے دونوں اطراف جونیئر سیکنڈری سکول اور سینئر سیکنڈری سکول کے بچے ترتیب اور سلیقے کے ساتھ کھڑے غانا اور احمدیت کے جھنڈے لہرا کر حضور کا استقبال کر رہے تھے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر Mr.Yeboah Druye اور مکرم علیم محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے دیگر سٹاف کے ہمراہ حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا گیا جس پر لکھا تھا:

Hazrat Khalifatul Masih V Amas Asokore Wishes you well

سکول کے برآمدوں، درختوں پر ہر طرف پیپر ربن سے بنائے گئے خوبصورت پھول آویزاں تھے۔ حضور انور نے مختلف شعبوں میں سے سائنس لیبارٹریز، کلاس رومز اور کمپیوٹر سنٹر دیکھا۔ حضور نے ایک زیر تعمیر بلاک پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ حضور نے ایک نمائش کا معائنہ بھی کیا جس میں کساوہ، یام وغیرہ سے تیار شدہ مختلف کھانے پیش کئے گئے تھے۔ حضور نے سکول کی نو تعمیر شدہ مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی بھی فرمائی۔

دس بج کر بیس منٹ پر احمدیہ ہسپتال آسوکورے کی طرف واپس روانگی ہوئی جہاں لجنہ کی ممبرات نے حضور انور کے ساتھ کچھ وقت گزارا۔

اس کے بعد اشانٹی کے سب سے بڑے بادشاہ Asante Hene کے محل پہنچے جہاں علاقہ کے دیگر چیف صاحبان اور Elders نے حضور کا استقبال کیا۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے حضور انور کا تعارف اشانٹی ہینی سے کروایا اور بتایا کہ حضور انور کی غانا آدم کا مقصد جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت اور جماعت کے سکولوں اور ہسپتالوں کا جائزہ لینا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے اشانٹی ہینی کی طرف سے کھلنے والے Otumfo Education Fund کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ فنڈ کی لانچنگ لندن میں ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کے لئے ایک خطیر رقم مرحمت فرمائی تھی۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں اشانٹی ہینی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہاں آنے کا مقصد آپ سے ملاقات تھا۔ جس طرح امیر صاحب نے میرے اس دورے کو Home Coming قرار دیا ہے مَیں بھی واقعی اس کو ہوم کمنگ ہی Consider کرتا ہوں۔ حضور انور نے غانین عوام کا ان کے والہانہ استقبال کرنے پر شکریہ ادا کیا اور جماعت کے ہسپتالوں اور سکولوں کے لئے دی جانے والی مدد اور جگہوں کی فراہمی پر شکریہ ادا کیا دیگر چیفوں نے بھی اپنی تقاریر میں حضور انور کے دورہ اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ حضور انور نے اشانٹی ہینی کو ایک سلور شیلڈ اور ایک قالین بطور تحفہ دیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اشانٹی ہینی کی طرف سے اشانٹی بادشاہت کا ایک Symble جو ایک جانور Porcupine کی شکل پر مشتمل ہے اس کا ایک Clip حضور انور کی شیروانی پر لگایا۔ اس پر ایک چیف نے کہا کہ اس کے ذریعہ ہم نے آپ کو اشانٹی قبیلہ کا شہری بنا لیا ہے۔

حضور نے اشانٹی ہینی کے لئے اجتماعی دعا کروائی تو اشانٹی ہینی نے کہا کہ میری تسلی نہیں ہوئی آپ میرے قریب ہو کر دعا کریں۔ اس پر حضور انور ان کے قریب تشریف لے گئے اور کچھ دیر ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کے لئے دعا کرتے رہے۔ حضور نے وزیٹر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

وہاں سے رخصت ہو کر احمدیہ ہسپتال کوکوفو (Kokofu) (اشانٹی) پہنچے جہاں ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ یہ ہسپتال نصرت جہاں سکیم کے تحت پانچ مہینے کے اندر کھلنے والا پہلا ہسپتال ہے جس کے انچارج بریگیڈئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب مقرر ہوئے۔ کوکوفو کے چیف کوکوفو سے پیدل چل کر کماسی پہنچے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ہسپتال کھولنے کی درخواست کی تھی۔ جسے حضور نے منظور فرمالیا۔

یہ ہسپتال مجلس نصرت جہاں کے تحت کھلنے والا پہلا ہسپتال ہے۔ حضور انور کے استقبال کے لئے ارد گرد کی جماعتیں کثیر تعداد میں موجود تھیں۔ خدام ڈیوٹی پر کھڑے تھے۔ احباب ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ یہ ۸۰ بیڈ پر مشتمل ایک خوبصورت ہسپتال ہے۔ حضور نے اس ہسپتال کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے ہسپتال کی مسجد کا بھی افتتاح فرمایا اور مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ جب حضور ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ تشریف لے گئے تو بچوں نے 'حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی' مترنم آواز میں پڑھی۔ حضور نے وزیٹر بک پر دستخط بھی فرمائے۔

اس کے بعد حضور ٹیچی مان (Techiman) کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں Lake Bosumtwe پر رکے۔ حضور انور نے اس کے قریب واقع ایک ہوٹل کی دوسری منزل پر جا کر اس کا نظارہ فرمایا۔ کہتے ہیں یہ ایک قدرتی جھیل ہے جو ہزار سال قبل آتش فشاں پھٹنے سے پیدا ہوئی تھی۔ بعد میں ٹیچی مان روانہ ہو گئے۔

حضور انور سات بج کر دس منٹ پر ٹیچی مان کی حدود میں داخل ہوئے۔ حضور انور ہسپتال جانے والی ''احمدیہ روڈ'' پر پہنچے تو سڑک کے دونوں جانب کھڑے احباب کی کثیر تعداد نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ جب حضور ہسپتال پہنچے تو مکرم ڈاکٹر رشید احمد بھٹی صاحب، مکرم یوسف بن صالح صاحب مبلغ سلسلہ اور ریجنل صدر مکرم یوسف اڈوسئی صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔ برانگ اہافو ریجن کی مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے احباب وخواتین نے پر جوش نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ہسپتال کے اندر کھڑے احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور ہاتھ ہلا کر نعروں کا جواب دیا۔ نماز مغرب وعشاء پڑھائی۔ حضور انور نے رات ٹیچی مان میں قیام فرمایا۔

## دسواں روز (۲۲ /مارچ بروز سوموار):

پانچ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور نے احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کے احاطہ میں واقع احمدیہ مسجد میں نماز فجر پڑھائی۔ آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر ہسپتال کے معائنہ کے لئے تشریف لائے تو ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے وقار کے ساتھ کھڑے سٹاف سے مصافحہ فرمایا۔ اور احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کے مختلف شعبہ جات میں سے آپریشن تھیٹر، لیبارٹری، ایکسرے مشین، ڈسپنسری اور وارڈز دیکھے۔ حضور انور ساتھ ساتھ مکرم ڈاکٹر رشید احمد بھٹی صاحب سے ان شعبہ جات کے بارہ میں معلومات بھی دریافت فرماتے رہے۔ حضور انور نے ہسپتال کے معائنہ کے آخر پر ہسپتال کے احاطہ میں مدفون ڈاکٹر قدسیہ خالد ہاشمی صاحبہ مرحومہ کی قبر پر دعا کی۔ (مکرم ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب کی اہلیہ)۔ ان دونوں میاں بیوی نے اس ہسپتال میں بارہ سال خدمت کی توفیق پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورہ غانا کے دوران اکرا میں حضور کا استقبال کرنے کے بعد واپس ٹیچی مان جاتے ہوئے ایک کار ایکسیڈنٹ میں ۱۶ فروری ۱۹۸۸ء کو ڈاکٹر صاحبہ انتقال کر گئیں تھیں۔ انہیں یہیں دفن کیا گیا۔ ان کے نام پر ہسپتال کا ایک وارڈ ''قدسیہ وارڈ'' کہلاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب اپنے دورۂ غانا کے دوران ٹیچی مان پہنچے تو حضور انور نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر صاحبہ مرحومہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ڈاکٹر صاحبہ کی وفات سے جو دکھ اور صدمہ مجھے پہنچا ہے اس نے میرے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ حضور انور نے ہسپتال میں ایک نو تعمیر شدہ وارڈ پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

احمدیہ مسلم ہسپتال ٹیچی مان (Techiman) کا آغاز ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ہوا۔ اس کا آغاز بڑا ایمان افروز ہے۔ ہسپتال کے رسمی افتتاح سے قبل ہی شدید مشکلات پیش آئیں۔ ۳/مارچ ۱۹۷۱ء کو ہسپتال شروع کرنے کے لئے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خاں گھانا پہنچ چکے تھے مگر علاقہ کے عیسائی میڈیکل آفیسر نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ۔ ''ٹیچی مان میں پہلے ہی دو ہسپتال موجود ہیں۔ اس لئے اس ہسپتال کے اجراء کی اجازت نہ دی جائے۔''

الٰہی تصرف سے چند دنوں بعد ہی وہاں کا ایک ڈاکٹر فوت ہو گیا پھر چند دنوں بعد جیسا کہ دوسرے ہسپتال کا ڈاکٹر خود بیمار تھا وہاں ایک ایمرجنسی کیس آ گیا جس میں آپریشن کی ضرورت تھی۔ اس ہسپتال کے ملازمین رات کو ہمارے ڈاکٹر صاحب کے پاس آئے کہ وہاں جا کر مریض کا آپریشن کر دیں۔ چونکہ کام کرنے کی اجازت نہ تھی اس لئے آپ نے انکار کر دیا۔ ملازمین نے اصرار کیا کہ انسانی جان کا سوال ہے خدا کے لئے آ جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس مریض کا آپریشن کیا اور مریض اللہ کے فضل سے روبصحت ہو گیا۔ اس طرح تائید غیبی سے محکمہ صحت پر احمدیہ ہسپتال کے قیام کی ضرورت آشکار ہوئی۔ چنانچہ پھر جلد ہی ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء کو ہسپتال کے افتتاح کی باقاعدہ تقریب عمل میں آئی۔

آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے احباب جماعت کو الوداعی سلام کہا اور دعا کے ساتھ وا (Wa) اپر ویسٹ ریجن کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً چھ گھنٹے کے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد حضور انور پونے تین بجے WA مشن ہاؤس پہنچے۔ ٹیچی مان سے 'وا' جانے والی ۱۹۵ میل لمبی سڑک میں سے ۷۱ میل کا حصہ کچا ہے اور اتنی گرد پائی جاتی ہے کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ کدھر جا رہے ہیں۔ نہ اگلی گاڑی نظر آتی ہے نہ پچھلی۔ اس گرد وغبار میں اندازہ لگا کر ہی سڑک پر رہنا پڑتا ہے۔ سڑک میں چھوٹے چھوٹے گڑھے ہونے کی وجہ سے اس قدر جھٹکے لگتے ہیں کہ خدا پناہ۔ یہ ۷۱ میل کا سفر قریباً چار گھنٹے میں طے ہوا۔ اگر یہ حصہ پختہ سڑک پر مشتمل ہوتا تو سارا سفر تین،

ساڑھے تین گھنٹے کا بنتا ہے۔

حضور انور کی گاڑی مسلسل 'وا' کی جانب عازم سفر تھی۔ 'وا' کی حدود میں داخل ہوئے تو سڑک کے دونوں طرف خدام اور لجنہ نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کا استقبال کیا۔ مشن ہاؤس تک پہنچنے کے لئے ابھی دو میل کا سفر باقی تھا۔ اس سارے راستہ میں احباب جماعت مختلف گروپس اور ٹولیوں کی صورت میں حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ سڑکوں پر خوش آمدید اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کے بینرز لگے ہوئے تھے۔

مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد مبلغ سلسلہ، مکرم خالد محمود صاحب ریجنل صدر، مکرم عمر فاروق یحیٰ صاحب مبلغ سلسلہ اور ریجنل منسٹر Mr.Mogtavi Sahanon نے حضور کا استقبال کیا اور حضور انور کے گلے میں ایک سکارف پہنایا جس پر اھلاً وسھلاً ومرحبا کے الفاظ درج تھے۔ عزیزہ عائشہ اور عزیزان انصر احمد اور ثمر احمد نے حضور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور کی گاڑی مشن ہاؤس پہنچی تو احمدیوں کی بھاری تعداد استقبال کے لئے موجود تھی۔ سب احمدی احباب سفید لباس میں ملبوس نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کے الفاظ پڑھ رہے تھے۔

خدام کی حضور انور پر وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب انہوں دیکھا کہ حضور کی گاڑی مٹی سے اٹی پڑی ہے تو وہ گاڑی کے دونوں طرف بھاگنے لگے۔ بھاگتے بھاگتے حضور انور کی چلتی ہوئی گاڑی مشن ہاؤس پہنچنے سے پہلے ہی صاف کر ڈالی۔ حضور انور کے استقبال کے لئے لاؤڈ سپیکر پر احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ حضور انور لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے اور ہاتھ ہلا کر ان کے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔ حضور نے Elders کو جو ایک قطار میں کھڑے تھے شرف مصافحہ بخشا۔

WA کی جماعت اپنی بے مثال قربانیوں کی وجہ سے غانا میں خاصی جانی پہچانی ہے۔ 'وا' میں احمدیت کے حوالہ سے سب سے پہلے محترم امام صالح حسن صاحب کا نام آتا ہے جن کی شدید مخالفت ہوئی۔ ابتدائی احمدیوں کو شہر بدر کر دیا گیا۔ انہیں مخالفین کی طرف سے شدید تکالیف اور دکھ دیکھنے پڑے۔ امام صالح حسن صاحب کے بعد امام مومن صاحب، امام عبدالسلام اسحٰق صاحب اور امام یحیٰ عثمان صاحب کا نام تاریخ میں ملتا ہے جنہوں نے شدید مخالفت کے باوجود جماعت کو مضبوط اور مستحکم کیا۔ آج خدا تعالیٰ کا اتنا فضل ہے کہ 'وا' میں جماعت کی اکثریت ہے اور مخالفین کی تعداد مسلسل کم ہو رہی ہے۔ اس ریجن کے منسٹر احمدی ہیں۔

حضور انور نے چار بج کر چالیس منٹ پر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے احاطہ سے باہر مکرم امام صالح حسن صاحب اور دیگر ائمہ کی قبروں پر دعا کی۔

پانچ بج کر ۲۰ منٹ پر حضور انور نے 'وا' میں Limanyiri کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے اس پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اس مسجد میں پانچ صد افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

اس کے بعد حضور انور 'وا' سے قریباً دس کلومیٹر دور واقع ایک گاؤں 'کالیو' (Kaleo) تشریف لے گئے۔ یہاں جماعت کا ایک ہسپتال واقع ہے۔ یہ ہسپتال اور ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ سر دست کرایہ کا ایک مکان ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر کی رہائش گاہ قریباً تکمیل کے مراحل پر ہے۔ حضور انور نے زیر تعمیر رہائش گاہ کا معائنہ فرمایا اور اس پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کرائی۔

Kaleo میں حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں اس علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر Hon. Alban Bagbin بھی موجود تھے۔ احباب کی کثیر تعداد اس موقع پر موجود تھی۔ حضور انور نے ہسپتال کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور آخر پر ڈاکٹر نصر اللہ حمید صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج کے لئے روانہ ہوئے۔ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور کالج پہنچے۔ اس کا آغاز ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی کے نام سے ہوا تھا۔ اس کی پہلی ہیڈ مسٹرس محترمہ نعیمہ شکیل صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد منیر صاحب تھیں۔ ۱۹۸۲ء میں حکومت غانا کی اس خواہش پر کہ جماعت احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ کالج کھولے۔ اس سکول کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے ٹیچرز ٹریننگ کالج میں تبدیل کر دیا گیا۔ غانا میں قائم ہونے والا یہ پہلا مسلم ٹریننگ کالج ہے۔ اس کالج کے پہلے پرنسپل مکرم مسعود احمد شمس صاحب تھے۔ کالج ۱۵۰ ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ حضور نے کالج میں ایک جگہ نصب تختی کی نقاب کشائی فرما کر دعا کرائی۔

حضور انور نے کالج کا معائنہ بھی فرمایا اور 'عبدالسلام لائبریری' بھی دیکھی۔ کالج میں ایک بلاک 'نعیمہ بلاک' سے موسوم ہے۔ حضور انور نے کالج میں زیر تعمیر لیبارٹریز بھی دیکھیں۔ حضور نے کالج کے کمپیوٹر سنٹر کے مکمل ہونے پر ۲۰ کمپیوٹر دئے جانے کا ارشاد فرمایا نیز ریجنل منسٹر سے فرمایا کہ آپ اس کو جلد مکمل کروائیں اور ان کی بھرپور مدد کریں۔ حضور نے کالج کی مسجد کا معائنہ بھی فرمایا۔ یہ غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں بننے والی مساجد میں سے پہلی مسجد ہے۔ حضور انور نے کالج کی وزیٹر بک پر درج فرمایا:

'کالج کی ترقی کی رفتار غیر معمولی ہے۔ اللہ تعالیٰ پرنسپل اور سٹاف کو اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ اس ادارے کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

تمام طلباء اور اساتذہ ایک جگہ جمع تھے۔ حضور انور وہاں پہنچے تو طلباء اور اساتذہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کورس کی صورت میں پڑھا اور لاؤڈ سپیکر کی مدد سے فلک شگاف نعرے لگائے۔ حضور نے ہاتھ ہلا کر والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

نماز مغرب و عشاء پڑھانے کے بعد حضور انور ریجنل منسٹر کی طرف سے دئے گئے استقبالیہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ ریجنل منسٹر نے ریجن اور ڈسٹرکٹ کی سطح پر مختلف شعبہ جات کے نگران، سیاسی و مذہبی رہنما اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے معززین کو مدعو کر رکھا تھا۔ حضور انور کی دعا سے استقبالیہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد ریجنل منسٹر نے حضور انور کو غانا اور بالخصوص اپر ویسٹ ریجن کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا:

ہمارے ریجن کی ترقی و بہبود میں جماعت احمدیہ ہماری پارٹنر ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم میں کی جانے والی خدمات سے لوگوں کو بے حد فائدہ ہوا ہے۔ ہم اس پر جماعت احمدیہ کے بے حد شکر گزار ہیں۔

انہوں نے شعبہ صحت کے میدان میں ریجن کو پیش آمدہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اس شعبہ میں مزید مدد دئے جانے کی درخواست کی اور ڈاکٹروں کی کمی کا ذکر بھی کیا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے تمام مہمانوں کی اس تقریب میں شریک ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ حضور انور باری باری مہمانوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ریجنل منسٹر حضور کا سب سے تعارف کرواتے۔ یہ تقریب آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور WA مشن ہاؤس میں اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

## گیارھواں روز (۲۳/مارچ بروز منگل):

آٹھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے مختلف فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ ملاقاتوں سے قبل حضور انور نے ایک مخلص احمدی Umar Kyieniche کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ خاندان علاقہ میں بتوں کا بچاری تھا۔ آپ خاندان کے سربراہ تھے۔ جب آپ پر احمدیت کی صداقت آشکار ہوئی تو اپنی لیڈری چھوڑ کر احمدیت کو قبول کر لیا اور آخر دم تک مضبوطی سے قائم رہے۔

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ ٹمالے (Tamale) کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بج کر پچیس منٹ پر 'سولہ' (Sawla) نامی مقام پر پہنچے جہاں تک سڑک پکی ہے۔ اس کے بعد ۱۲۸ میل کچی سڑک ہے۔ دھول اور گرد و غبار میں قافلہ رواں دواں ہوا۔ دو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ریجنل صدر صاحب کے گھر پہنچے تو احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے نعرہ تکبیر سے حضور انور کا پرشوکت استقبال کیا۔ دو بچیوں نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ مکرم عبدالحمید میر صاحب مبلغ سلسلہ ناردرن ریجن اور مکرم نورالدین مومن صاحب ریجنل صدر نے حضور کا استقبال کیا۔

چار بج کر تیس منٹ پر حضور انور ٹمالے کی احمدیہ مسجد پہنچے۔ یہ دو منزلہ مسجد ہے جس کی نچلی منزل تعمیر ہو چکی ہے اور دوسری منزل زیر تعمیر ہے۔ حضور انور نے تعمیر شدہ منزل پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ دوسری منزل بھی چھ ماہ میں مکمل کروائی جائے۔ اس مسجد میں چار ہزار نمازیوں کے لئے گنجائش ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں مکرم ڈاکٹر یوسف ایڈوسئی صاحب اور مکرم الحاج بی اے بونسو صاحب نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔ حضور نے مسجد کے معائنہ کرتے ہوئے فرمایا:

جب ہم یہاں ہوتے تھے تو اس وقت یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ یہاں اتنی بڑی مسجد بن سکے گی۔ حضور نے مبلغ سلسلہ کا دفتر بھی دیکھا اور اس کے بعد ٹمالے مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔

Tamale سے چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں ہے جہاں حضور انور نے ٹمالے میں قیام کے دوران ۲۵۰ ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت کے زرعی فارم کی نگرانی فرمائی تھی حضور انور نے یہاں مکئی اور چاول کاشت کئے۔ نیز چار ایکڑ اراضی پر گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ بھی کیا۔ حضور انور اس عرصہ میں ٹمالے میں قیام کے دوران اس مکان میں دو سال سے زائد عرصہ مقیم رہے تھے۔ یہ مکان آج کل ریجنل ایجوکیشن دفتر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ٹمالے سے حضور انور روزانہ یہاں زرعی فارم کی نگرانی کے لئے جاتے رہے۔

اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور انور ٹمالے کے احمدیوں میں گھل مل گئے۔ حضور انور کو بہت سے نام اچھی طرح یاد تھے۔ حضور ان کو بلاتے، ان سے حال دریافت فرماتے۔ حضور انور ان پرانے ملنے والوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ خوشی ان لوگوں کے چہروں سے بھی نمایاں نظر آ رہی تھی۔

## بارھواں روز، ۲۴/مارچ بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ نے ٹمالے میں نماز فجر پڑھائی اور اس کے بعد اجتماعی دعا کے بعد سلاگا (Salaga) کی طرف روانہ ہوئے۔

جب حضور انور کی گاڑی ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا پہنچی تو سڑک کی دونوں جانب قطاروں میں طلبا و طالبات نے نعرہ ہائے تکبیر اور اھلاً وسھلاً ومرحبا بکم کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں کے ہیڈ ماسٹر مکرم یعقوب ابوبکر صاحب (جو جامعہ احمدیہ غانا کے فارغ التحصیل ہیں) نے حضور انور کو استقبالیہ سکارف پہنایا اور عزیزہ سلمٰی نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔


BELA BOUTIQUE

ہر موسم اور موقع کے لئے زنانہ ملبوسات، فینسی سینڈلز،

مردانہ سوٹ، اچکن، پرنس سوٹ اور کھلا کپڑا

اس کے علاوہ کپڑوں کی سلائی اور مرمت Anderung کا مکمل انتظام ہے

Kaiser Str. 64 (Kaiserpassage-Laden 31-33) 60329 Frankfurt (Germany)

Tel: 069-24279400 - e:mail- BELAboutique@aol.com

یہ سکول اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ یہاں ہمارے پیارے آقا اپنے غانا میں قیام کے دوران اگست ۱۹۷۷ء تا اگست ۱۹۷۹ء پرنسپل رہے۔ حضور انور کی خدمت میں کیڈٹ کور نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نو تعمیر شدہ مسجد میں بھی تشریف لے گئے اور اس پر نصب تختی کی نقاب کشائی اور دعا فرمائی۔

حضور انور ہیڈ ماسٹر کے دفتر میں تشریف لے گئے اور وزیٹر بک میں تحریر فرمایا:

''اس سکول نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سکول کو مزید ترقی دے۔ مکرم یعقوب ابوبکر صاحب ہیڈ ماسٹر کی نصرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سٹاف اور طلبا کو محنت کرنے کی توفیق دے اور اس سکول سے قوم کے مخلص اور دیانتدار شہری اور لیڈر پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر فضل فرمائے جنہوں نے اس سکول کی ترقی کے لئے وقف کی روح کے ساتھ سخت محنت کی ہے۔''

حضور انور نے ایڈمنسٹریشن بلاک کے سامنے آم کا ایک پودا لگایا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے رہائشی کمروں کا معائنہ فرماتے ہوئے انہیں مرمت وغیرہ کا ارشاد فرمایا۔ حضور ہیڈ ماسٹر کے گھر بھی تشریف لے گئے اور طلبا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا طریق تو نہیں کہ طلبا کو ایڈریس کروں لیکن مَیں آپ سے اس لئے مخاطب ہوں کہ میرا اس سکول سے جذباتی تعلق ہے۔ یہ وہ سکول ہے جہاں غانا میں میری پہلی تقرری ہوئی اور مَیں نے اس سکول سے تدریس کا آغاز کیا۔ حضور نے طلبا کو پڑھائی کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینے کی نصیحت فرمائی۔ نیز کمزور طلبا کو بطور احمدی پڑھائی میں دل لگانے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا کہ دینی تعلیم میں ترقی کریں اور اچھے شہری بنیں۔ حضور نے امید ظاہر کی کہ اس سکول سے قوم کے آئندہ لیڈر پیدا ہوں گے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ سلاگا میں اس گھر میں بھی تشریف لے گئے جہاں حضور انور یہاں قیام کے دوران دو سال سے زائد عرصہ مقیم رہے۔ یہ دو چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل گھر ہے۔ چھوٹا سا باورچی خانہ ہے اور چند فٹ پر مشتمل باتھ روم ہے۔ جب حضور یہاں مقیم تھے اس وقت یہاں بجلی بھی نہیں تھی۔

حضور انور یہاں کے چیف صاحب کے گھر بھی گئے۔ چیف نے علاقہ کے لوگوں کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ اور کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ سلاگا میں ہمارے ساتھ رہنے والی شخصیت اب عالمی مذہبی تنظیم کے لیڈر بن گئی ہے۔ انہوں نے حضور سے دعا کی درخواست کی۔ چیف صاحب نے حضور کی خدمت میں ایک روایتی گاؤن (Smock) پہنایا۔ حضور انور نے چیف کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد واپس ٹمالے تشریف لے گئے۔

ٹمالے پہنچ کر چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور کے ساتھ ناردرن ریجن کے نو احمدی چیف صاحبان اور نو مبائع ائمہ کی ملاقات کا پروگرام تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ریجنل صدر صاحب نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں ریجنل صدر صاحب نے ناردرن ریجن کے احباب کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اور کہا کہ ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں کہ ہم آپ کو ایک بار پھر خلیفۃ المسیح کی صورت میں مل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ریجن کے لوگ حضور کی ان قربانیوں کو اچھی طرح یاد کرتے ہیں جو حضور نے اس وقت کیں جب حضور ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کے پرنسپل تھے۔ یہ ایسی جگہ تھی جہاں نہ پانی تھا نہ بجلی اور نہ ہی کوئی قابل کشش جگہ تھی۔ ان حالات میں صرف قربانی کی روح سے ہی خدمت کی جاسکتی تھی جو آپ نے کی۔ انہوں نے بتایا کہ اب ناردرن ریجن میں کثرت سے بیعتیں ہو رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے مختصر خطاب میں احباب کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کو قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔ پس یہ آپ کا فرض ہے کہ یہ پیغام دوسروں تک پہنچائیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہوئے دوسروں کے لئے پسند کرو۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ جب میں دوبارہ آؤں تو سارا ریجن احمدیت کے جھنڈے تلے آچکا ہوگا۔

حضور نے مساجد کی تعمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ٹمالے میں بہت بڑی اور عالیشان مسجد بن گئی ہے جس کا چند سال پہلے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ آپ کا فرض ہے کہ اسے متقی لوگوں سے بھر دیں۔ بلکہ یہ مسجد لوگوں سے چھلکنے لگ جائے۔ حضور انور نے ناردرن ریجن کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے چیف صاحبان اور ائمہ کرام کو مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔

حضور نے اس کے بعد کچھ دیر کے لئے دفتر میں بیٹھ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی پھر مجلس عاملہ سے ملاقات ہوئی اور مکرم امیر صاحب کی طرف سے حضور کی خدمت میں دورہ کی تصاویر پیش کی گئیں۔ اس کے بعد حضور انور کی غانا کے امیر اور تین نائب امراء کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ نماز کے بعد دو افراد نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

## تیرھواں روز، ۲۵/مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات :

۲۵/مارچ کا دن غانا کے دورے کا آخری دن تھا۔ صبح آٹھ بج کر بیس منٹ پر دعا کے ساتھ ٹمالے سے واگا ڈوگو (بورکینا فاسو) کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور نے اس موقع پر موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر بھی لی گئیں۔ اس کے بعد بذریعہ کار حضور انور کا قافلہ بورکینا فاسو کے لئے روانہ ہوا

ٹمالے سے روانگی کے بعد ۹ بج کر ۲۰ منٹ پر قافلہ 'والے والے' (Wale Wale) کے علاقہ میں پہنچا جہاں Kperiga نامی جماعت میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کا حضور انور نے معائنہ فرمایا اور مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی کے بعد دعا فرمائی۔ اس مسجد میں چار صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس علاقہ میں چھ سال قبل کوئی احمدی نہیں تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۰ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان جماعتوں سے آٹھ صد نو احمدی احباب حضور انور کے دیدار کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے ہاتھ ہلا کر ان کے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

علاقہ کے چیف بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ جب حضور انور اس جماعت میں پہنچے تو یہاں کے مبلغ مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب اور اپر ویسٹ ریجن کے ریجنل صدر مکرم عبداللہ آچولوُ وا (Achulowu) نے حضور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر حضور انور کا استقبال کرنے والوں میں ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو بھی موجود تھے۔

پیریگا (Kperiga) سے ۹ بج کر چالیس منٹ پر آگے روانگی ہوئی۔ دس بج کر دس منٹ پر جماعت 'بولغا ٹانگا' پہنچے۔ وہاں بھی نو مبائعین پر مشتمل جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں کا جواب دیا۔ اس جگہ زیر تعمیر مسجد پر نصب تختی کی حضور نے نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ احمدیہ مسلم پرائمری سکول کے بچے سکول کے آگے کھڑے تھے۔ حضور انور ان کے درمیان میں جا کر کھڑے ہوگئے اور تصویر بنوائی۔ خدا نے بھی حضور کے ساتھ تصاویر کھینچیں۔

۱۰ بج کر ۱۰ منٹ پر بولغا ٹانگا سے غانا، بورکینا فاسو بارڈر، پاگا (Paga) کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک ریسٹ ہاؤس میں کچھ دیر کے لئے حضور انور نے قیام فرمایا۔ یہاں سے گیارہ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بج کر ۲۰ منٹ پر پاگا پہنچے۔ بارڈر سے قریباً سو گز پہلے غانا کی Paga جماعت ہے جنہوں نے وہاں بڑی خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔ حضور انور نے اس مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بارڈر پر احباب جماعت کی کثیر تعداد اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیا۔ حضور انور باری باری سب کے پاس گئے اور السلام علیکم کہا۔ پر سوز دعا کے بعد بارڈر کراس کر کے بورکینا فاسو میں داخل ہوئے۔ بارڈر پر مکرم محمود احمد ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ بورکینا فاسو اور مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین اور خدام الاحمدیہ کی ایک ٹیم نے حضور انور کا استقبال کیا۔

پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ غانا کی گاڑیوں کے ذریعہ ہی احمدیہ مشن واگا ڈوگو (بورکینا فاسو) تک سفر کرنا تھا۔ امیگریشن کے معاملات ایک گھنٹہ قبل مکمل کئے جا چکے تھے۔ اس لئے حضور انور کو بارڈر پر گاڑی سے اترنے کی ضرورت نہ پڑی۔ سارے قافلے نے بآسانی بارڈر کراس کیا۔ بارڈر پر موجود گیٹ حضور انور کی آمد سے قبل ہی کھول دیا گیا تھا۔

غانا میں قیام اور سفر کے دوران تمام دورہ میں پولیس کے موٹر سائیکلز اور گاڑیوں نے حضور کے قافلہ کو Ascort کیا۔ پولیس کے اس اسکواڈ نے بارڈر کراس کروا کر بورکینا فاسو میں داخل ہونے کے بعد واپس جانے کی اجازت لی۔ ۱۳/مارچ اکرا کی ائرپورٹ سے لے کر بورکینا فاسو میں داخل ہونے تک پولیس کا ایک مسلح دستہ ہر وقت ہر سفر اور پروگرام میں حضور انور کے ساتھ رہا۔

صدر مملکت غانا نے اپنے دو باڈی گارڈ بھی حضور انور کو مہیا فرمائے تھے۔ جو اس دورہ میں حضور انور کے ساتھ رہے۔ غانا سے مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا، ڈپٹی منسٹر فارانر جی، صدر خدام الاحمدیہ اور خدام کی ایک ٹیم حضور انور کے قافلہ کے ساتھ واگا ڈوگو مشن ہاؤس تک حضور انور کو چھوڑنے آئے۔ ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور واگا ڈوگو مشن ہاؤس پہنچے۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد غانا سے آنے والے احباب واپس جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورے بورکینا فاسو کی تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیش کی جائے گی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

**KENWRIGHT & LYNCH SOLICITORS**
**& COMMISSIONERS FOR OATHS**

**Our legal advice includes:**

Immigration, Asylum , Nationality ,Work Permits, Business Visas, ECO matters & Appeals, Conveyancing, Landlord & Tenants, Family & Ancillary matters, Employment .

***Contact:***

**Muzaffar Mansoor, Solicitor & Expert Witness Asylum Cases**
**Robyn Lynch, Martin Chambers Solicitors.**
**2 Mitcham Road Tooting Broadway London SW17 0TF**
**Tel: 020 8767 1211 Fax: 020 8672 0486.**
**Freephone: 0800 716929**
**Email: Kenwrightlynch@legaleys.fsnet.co.uk**
**LEGAL AID FRANCHISE**

# دنیائے طب

(ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی۔لندن)

## ماتھے پر لگا کر بخار کو دیکھنے والا تھرمامیٹر

آجکل اس قسم کے تھرمامیٹر نکل رہے ہیں جو ماتھے پر کچھ دیر لگانے کے بعد یہ بتا دیتے ہیں کہ بخار ہے یا نہیں ۔ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ ان پر مختلف ڈبیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں اور درجہء حرارت جس قدر ہوگا اس کے مطابق ڈبیا کا رنگ بدل جائے گا اور درجہء حرارت کا اندازہ ہو جائے گا ۔زیادہ مہنگا آلہ ہو تو وہ باقاعدہ درجہ حرارت کو ہندسوں میں بتا دے گا۔اس قسم کے تھرمامیٹروں کو نہ صرف عوام استعمال کرتے ہیں (اور بچوں میں تو اس کا استعمال بڑا ہی آسان ہوتا ہے ) بلکہ ہسپتالوں میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے حتیٰ کہ انٹنسِو کیئر یونٹ (I.C.U) میں بھی مریض کے بخار پر نظر رکھنے کے لئے انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن انکا استعمال احتیاط چاہتا ہے اور اگر اس احتیاط کی وجوہات کو سمجھ لیا جائے تو بڑے نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔

یہ تھرمامیٹر صرف جلد کا درجہء حرارت دیکھتے ہیں اور یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہمیں بخار کے دوران خون کا درجہء حرارت دیکھنا مقصود ہے کہ یہ کہیں ضرورت سے زیادہ بڑھ نہ جائے ۔اب جلد کا جسم سے تعلق یا جوڑ تو مشکوک نہیں ۔لیکن جلد میں کسی وقت کتنا خون دوڑ رہا ہے یہ بدلتا رہتا ہے۔پسینہ آنے سے جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔گرمی کے موسم میں قدرۃً جلد میں خون زیادہ بھیجا جاتا ہے تا کہ چلتی پھرتی ہوا سے اور پسینہ کے سوکھنے سے جلد میں جو ٹھنڈک آتی ہے اس سے خون بھی استفادہ کرے اور جسم میں گردش کر کے باقی جسم کو ٹھنڈا کرے۔اسی طرح سردیوں میں جلد میں خون کم بھیجا جاتا ہے تا کہ باہر کی ٹھنڈی ہوا سے خون اتنا سرد نہ ہو جائے کہ بقیہ جسم کو غیر ضروری طور پر ٹھنڈا کر دے ۔یہ ایک قدرتی نظام ہے جو ہر وقت چلتا رہتا ہے۔جب بخار شروع ہوتا ہے تو جسم کو گرمی کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسی حالت میں خون جلد کی طرف نہیں بھیجا جاتا ۔نتیجۃً جلد بخار کے اوائل میں ٹھنڈی ہوتی ہے اور ماتھے پر لگانے والا تھرمامیٹر بالکل غلط ثابت ہوگا۔اس کے علاوہ اگر اسہال یا الٹیوں کے زیادہ آجانے سے جسم میں پانی کی کمی ہو جائے تو تب بھی جلد میں خون کی شریانیں سکڑی رہتی ہیں کیونکہ جسم کے باقی ضروری حصوں تک محدود خون پہنچانا زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ تب بھی جلد پر بخار کا اندازہ غلط ہو گا ۔پھر خوف یا گھبراہٹ کی حالت میں پسینہ بھی آرہا ہو تب بھی جلد کا درجہء حرارت کم ہو گا۔بے شک جسم میں بخار ہو۔ان باتوں کو مدنظر رکھ کر ضروری احتیاط کر لینی چاہئے ۔عموماً منہ کے اندر سے لیا گیا درجہء حرارت سب سے بہتر ہے گو یہ اصل درجہء حرارت سے پھر بھی کچھ کم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گو منہ کے اندر اور خصوصاً زبان کے نیچے جھلیوں میں خون کی گردش نسبتاً یکساں رہتی ہے چاہے جسم پر کیا ہی آفت آرہی ہو۔لیکن ناک سے سانس لینے سے اور منہ کے باہر کی ہوا کے قریب ہونے سے درجہء حرارت اصل سے قریباً آدھ ڈگری سنٹی گریڈ کم ہوتا ہے۔

## بلڈ پریشر کے متعلق کچھ

جسم میں بلڈ پریشر ناپا جائے تو دو اعداد دیئے جاتے ہیں ۔یعنی اوپر والا اور نیچے والا ۔یعنی بلڈ پریشر کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم ۔کبھی اوپر جاتا ہے اور کبھی نیچے گرتا ہے ۔نبض کو محسوس کیا جائے تو وہاں بھی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ دباؤ چڑھتا ہے اور کم ہوتا ہے اور یہ اتار چڑھاؤ دل کی دھڑکن سے منسلک ہے۔کئی احباب پوچھتے ہیں کہ یہ اوپر اور نیچے کا کیا چکر ہے ۔دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ خون کی شریانیں لچک دار ہوتی ہیں اور دل کی طرف سے جب پریشر پڑتا ہے تو شریانیں پھولتی ہیں (جو نبض میں محسوس کیا جا سکتا ہے )۔لیکن جب دل دھڑکن کے بعد رکتا ہے تو دو دھڑکنوں کے درمیان اس وقفہ میں دل کی طرف کوئی پریشر نہیں ہوتا ۔ایسی حالت میں تو شریانوں میں بھی کوئی پریشر نہیں ہونا چاہئے ۔لیکن کیونکہ شریانیں لچکدار ہوتی ہیں اس لئے پھولی ہوئی شریان واپس اپنی حالت کو آتی ہے اور پہلے سے تنگ ہوتی ہے۔اگر یہ پھولی ہی رہتیں تو پریشر دل کی مانند بالکل گر جاتا ہے چنانچہ ان شریانوں کے سکڑنے سے پریشر برقرار رہتا ہے ۔گو اس حد تک نہیں جو اس وقت تھا جب دل دھڑکا تھا۔اس لئے یہ کم پریشر نچلا پریشر کہلاتا ہے۔

جوں جوں عمر بڑھتی ہے تو عمر کے تقاضے سے شریانوں کی یہ لچک کم ہوتی جاتی ہے اس لچک کی کمی سے پریشر بڑھتا ہے ۔مثلاً اگر شریان لوہے کی ٹیوب کی طرح بالکل بے لچک ہو جائے تو دل کی طرف سے دباؤ پڑنے پر سارا پریشر شریان میں محسوس ہوگا کیونکہ شریان کی لچک اسے کم کرنے میں کوئی کام نہ آئے گی ۔اسی طرح لوہے کی ٹیوب میں جب دو دھڑکنوں کے درمیان رکتا ہے تو پریشر صفر ہونا چاہئے کیونکہ لچک کی کمی کی وجہ سے ٹیوب پریشر کو برقرار رکھنے کے لئے تنگ نہ ہوگی یہی وجہ ہے کہ عمر کے بڑھنے سے شریانوں کی لچک جب کم ہوتی ہے ( جسے eriosclerosis کہتے ہیں) تو اوپر کا بلڈ پریشر اکثر بڑھتا ہے اور نیچے والا کم بڑھتا ہے یا ٹھیک رہتا ہے اور یا پھر کم ہو جاتا ہے اسے I.S.H (Isolated Systolic Hypertension) بھی کہتے ہیں یعنی اوپر والے پریشر کا بڑھے ہوئے ہونا جبکہ نچلے والا پریشر نہ بڑھے۔

طبّی دنیا میں کچھ عرصہ سے یہ خیال چلا آرہا تھا کہ ISH عمر کا تقاضا ہے اور چونکہ جسم کے ہر اندرونی اور بیرونی عضو کی شریانیں متاثر ہو رہی ہوتی ہیں اس لئے جسم کو بڑھے ہوئے پریشر کی قدرتاً ضرورت ہے تا کہ وہ Arteriosclerosis سے تنگ شدہ شریانوں میں خون دھکیل کر جسم کی ضروریات پوری کروا سکے۔ چنانچہ کچھ لوگ ISH کا علاج یا تو ضروری نہ سمجھتے تھے یا اسکی طرف اتنی توجہ نہ دیتے تھے لیکن اب اس سلسلہ میں تحقیق سے اس بات کا جواب سامنے آرہا ہے کہ ISH کے علاج سے فائدہ بھی ہے یا نہیں ۔ امریکہ کے چند محققین نے ایک تحقیق کی جسمیں دو گروہ تھے ایک کا علاج کیا گیا اور دوسرے کو ویسے ہی چھوڑ دیا گیا ۔نتائج سے پتہ چلا کہ جن لوگوں کا علاج نہیں کیا گیا ان میں بلڈ پریشر سے وابستہ بیماریوں کی شرح دوگنی تھی۔

❁❁❁❁❁

خدمت خلق رنگ، نسل، خون، مذہب کی تمیز سے بالا ہو کر کرو۔
(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

### اعتذار وتصحیح

الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۱۹/مارچ ۲۰۰۴ء جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۱۲ کے صفحہ نمبر ۱۰ پر ایک مضمون 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور سلطان القلم' شائع ہوا ہے جس کے آخری کالم میں ''سلطان القلم اور ذوالفقار علی'' کے عنوان میں نواسہ رسول ﷺ حضرت علی کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔اس میں 'نواسہ رسول ﷺ' کے الفاظ سہو کتابت سے زائد لکھے گئے ہیں اصل الفاظ یوں ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار ''ذوالفقار سے......''۔
ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

found.


THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: Muhammad Sajid Qamar
Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

## سیرۃ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۷؍دسمبر ۲۰۰۳ء کا شمارہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی درخشاں سیرۃ کے حوالہ سے ''سیدنا طاہر نمبر'' کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ قریباً ایک سو صفحات کا یہ ضخیم شمارہ متعدد دلچسپ مضامین، نظموں اور یادگار تصاویر پر مشتمل ہے۔ آغاز میں خلافت حقہ اسلامیہ کے بارہ میں قرآن کریم اور احادیث سے بہت سے حوالے اس شمارہ میں شامل اشاعت ہیں۔ جس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس خصوصی اشاعت کے لئے ارسال کیا جانے والا پیغام طبع کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں دو امور پر خصوصیت سے زور دیا ہے۔ اوّل دعا پر، چنانچہ فرمایا: ''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وجود نہایت پاک اور خدا تعالیٰ کی ذات میں ڈوبا ہوا وجود تھا۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر کامل توکل تھا اور دعاؤں پر بہت زور دیتے تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی سب سے زیادہ دعا کو ہی اہمیت دی۔...... کیونکہ یہ دعا ہی تو ہے جو ہماری عبادتوں کا مغز ہے۔ پس حضورؒ کی یادوں کو زندہ رکھتے ہوئے مَیں بھی آپ سب کو دعاؤں کی طرف ہی توجہ دلاتا ہوں۔ یاد رکھیں کہ دعاؤں سے ہی انسان اللہ تعالیٰ کا مقرب بنتا اور منعم علیہ میں داخل ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی اوّل بھی دعا پر ہے اور انتہاء بھی دعا پر۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی اور انبیاء علیھم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہی تھی اور ایک عظیم الشان حربہ ہے جو اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو فتوحات کے لئے عطا ہوا ہے''۔ دوسرا امر جس پر حضور انور نے اپنے پیغام میں زور دیا وہ نظام خلافت سے وابستگی ہے۔ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت صاحبؒ کی زندگی کا دوسرا عظیم الشان مقصد خلافت احمدیہ کے استحکام اور نظام جماعت کی مضبوطی کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ آپؒ نے خلافت احمدیہ کے ہر پہلو سے استحکام کے لئے انتھک محنت کی ہے چنانچہ آپ کی زندگی میں نمایاں شان سے خلافت کا مقام ہر دل میں اُجاگر اور قائم ہوا ہے...... یہی نظام ہے جو آپ کے لئے آب حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔ پس اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق پیدا کریں اور اس کی قدر و منزلت کو اپنے دلوں میں بٹھائیں، اپنی اولادوں کو خلافت کی اہمیت اور عظمت سے آگاہ کریں۔ امام کے ماتحت اعمال میں ہی برکت ہوتی ہے۔ یہ عظیم الشان نعمت ہے۔ آپ کی اور آپ کی آئندہ نسلوں کی روحانی بقاء اسی میں ہے کہ اس نعمت سے فائدہ اٹھائیں''۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍جولائی ۱۹۸۲ء کا طویل اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ حضورؒ نے اس خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ آنحضور ﷺ کے خلفاء میں ہر ایک سنّت مصطفیٰ ﷺ پر چلنے والا تھا لیکن اس کا اپنا ایک انفرادی رنگ بھی تھا۔ جن لوگوں نے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھا انہوں نے نادانی میں خلفاء کا ایک دوسرے سے مقابلہ شروع کردیا۔ حضرت عمرؓ کی زندگی میں کہنے لگے کہ حضرت ابوبکرؓ تو یوں کیا کرتے تھے اور حضرت علیؓ کے دور میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ مقابلے شروع ہوگئے۔ حالانکہ نادان اور ناواقف نہیں سمجھتے کہ کسی نے کونسا عمل کیوں اختیار کیا۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا تھا۔ بندہ کا کام نہیں کہ وہاں زبان کھولے جہاں زبان کھولنے کے لئے اس کو مقرر نہیں کیا گیا۔ اس لئے مَیں جماعت احمدیہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ایسی لغو دلچسپیوں سے باز رہیں۔ کسی کے کہنے سے کسی خلیفہ کے مقام میں، اس کے منصب میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جو فرق پڑے گا اور پڑتا ہے وہ صرف اللہ کی نظر میں ہے۔ انسان کو کیا پتہ کہ کس کی استعداد کیا تھی اور کون خدا کی نظر میں اپنی استعدادوں کو کمال تک پہنچا کر ان کے نقطۂ منتہا تک پہنچ گیا۔ پس اپنی لاعلمی اور جہالت کو سمجھنا چاہئے اور یہی تقاضہ ہے انکساری کا۔ بندے کا کام یہ ہے کہ استغفار سے کام لے اور دعائیں کرے خلیفہ وقت کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور جو استطاعت اُس کو بخشی ہے، اُس کے بہترین استعمال کا موقع اُس کو عطا فرمائے تاکہ اُس کی رضا کی نظر اُس پر پڑے۔ اگر آپ کے خلیفہ پر آپ کے اللہ کی رضا کی نظر پڑے گی تو مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ساری جماعت پر اللہ کی رضا اور محبت اور پیار کی نظریں پڑیں گی۔

اس شمارہ میں خلافت رابعہ سے تعلق میں مختلف احباب کے بعض رویا و کشوف بھی بیان کئے گئے ہیں۔ مکرمہ امۃالرشید صاحبہ نے قریباً ۱۹۴۰ء میں نہایت صاف آواز سنی کہ ''خلیفۃ المسیح حضرت میاں طاہر احمد صاحب ہوں گے''۔ آپ نے یہ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں تحریر کی تو حضورؓ نے تحریر فرمایا کہ خلیفہ کی زندگی میں ایسے رویا و کشوف صیغہ راز میں رہنے چاہئیں اور تشہیر نہیں کرنی چاہئے۔ خلافت ثالثہ کا انتخاب ہوا تو وہ سمجھیں کہ شاید یہ مراد تھی کہ طاہر اور مطہر خلیفہ عطا ہوگا۔ لیکن پھر خلافت رابعہ کے انتخاب کے وقت معاملہ واضح ہوگیا۔ اسی طرح مکرم ثاقب زیروی صاحب نے خلافت رابعہ کے انتخاب سے ایک روز قبل رات کے نوافل کے دوران آواز سنی: ''ابن مریم آ رہا ہے'' (حضورؒ کی والدہ محترمہ کا نام مریمؓ تھا)۔ پھر مکرم ضیاءالدین حمید صاحب کا قریباً ۱۹۷۹ء کا کشف ہے کہ انہیں بتایا گیا کہ چوتھے خلیفہ کے والد نہیں ہوں گے، بھائی نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی بیٹا ہوگا۔ پھر القاء ہوا یہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہیں۔ اسی طرح مکرم عبدالباری صاحب اور مکرم خواج احمد صاحب نے ایک ہی خواب دیکھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنی پگڑی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پہنادی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کے سیدنا طاہر نمبر میں حضورؒ کی ذاتی زندگی کے بعض دلچسپ امور (مرتبہ مکرم عبدالستار خان صاحب) حضورؒ کے الفاظ میں ہی پیش کئے گئے ہیں۔

**ترجمہ قرآن کریم۔** فرمایا: ''یہ تو مَیں نے خود ہی پڑھا ہے۔ کلاس میں تو ہم پڑھا کرتے تھے، استاد بھی پڑھایا کرتے تھے مگر اصل ترجمہ مَیں نے خود ہی پڑھا ہے''۔

**طفل کے طور پر خدمت۔** فرمایا: ''جب مَیں اطفال میں تھا تو جو بھی اطفال کا کام میرے سپرد ہوتا تھا، مَیں کیا کرتا تھا اور ہم وقار عمل بھی کیا کرتے تھے اور مَیں اطفال میں دس بچوں کا سائق بھی بن گیا تھا''۔

**نماز کی اہمیت۔** فرمایا: ''(حضرت مصلح موعودؓ) نے بچوں کو نماز کی بہت اہمیت سکھائی۔ نماز کے معاملہ میں چھوٹے بچوں کو وہ مارا بھی کرتے تھے تاکہ یاد رہے۔ نماز کی اہمیت ہی نہیں سکھائی، نماز باجماعت کی اہمیت سکھائی۔ جو باجماعت نماز نہ پڑھے اور پکڑا جائے تو آپ اس کو سزا دیا کرتے تھے۔ سب سے زیادہ جو انہوں نے اپنے بچوں پر احسان کیا ہے، وہ نماز کی اہمیت ہے''۔ ایک بار فرمایا: ''مَیں نے ایک دفعہ باقاعدہ حساب لگاکر دیکھا تھا کہ گزشتہ تینوں خلفاء سے زیادہ مَیں نے باجماعت نمازیں پڑھائی ہیں اور یہ حسابی بات ہے اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ انتہائی بیماری کے وقت بھی بعض دفعہ نزلہ سے آواز نہیں نکل رہی ہوتی تھی مگر نماز باجماعت کی مجھے اتنی عادت تھی، بچپن سے تھی''۔

**تہجد کا شوق۔** فرمایا: ''مجھے تو چھوٹی عمر سے شوق تھا۔...... بچپن سے ہی خدا نے دل میں ڈال دیا تھا کہ تہجد ضرور پڑھنی چاہئے اور اس کو مَیں نے آج تک حتی المقدور برقرار رکھا ہے''۔

**دعا کی عادت۔** فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ کا طریق تھا کہ آڑے وقت میں ہم بچوں سے بھی فرماتے کہ آؤ بچو! دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔ جب مَیں بچپن میں بھی دعا کرتا تو اسے قبولیت کا شرف حاصل ہو جاتا۔ پھر میری عاجزانہ دعائیں کثرت سے قبول ہونے لگیں حتی کہ وہ وقت بھی آن پہنچا جب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے براہ راست اپنے الہام کے انعام سے سرفراز فرمادیا۔

**چندہ کی عادت۔** فرمایا: میری والدہ محترمہ نے جو عظیم احسانات ہم پر کئے ان میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنے پاس سے کچھ دینے کے عمل اور اس کی لذت سے روشناس کرادیا۔

قربانی کا عظیم عہد۔ پاکستان بننے کے بعد قادیان کے دفاع کے دوران آپؒ نے ایک خط اپنی آنٹی کو لکھا جس میں تحریر تھا کہ ''ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اس خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ اس کے لئے ہم نہ صرف مرنے کے لئے تیار ہیں بلکہ موت کا خوف بھی دل سے نکال چکے ہیں...... ہم تو یہ احساس تک دل سے نکال چکے ہیں کہ ہم اس دنیا میں کبھی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے مل سکیں گے۔...... وہ لوگ جنہیں پاکستان بھجوانے کا حکم ملتا ہے وہ ساری رات اس غم میں رو کر گزارتے ہیں کہ اب انہیں قادیان چھوڑنا پڑ رہا ہے۔''

**ذوق عبادت۔** فرمایا: نئے سال کے آغاز کے وقت جب لندن میں عید کا سماں تھا تو اتفاق سے مجھے وہ رات یوسٹن سٹیشن پر آئی۔ مَیں نے وہاں اخبار کے کاغذ بچھائے اور دو نفل پڑھنے لگا۔

**خلافت کی اطاعت۔** فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک کام میرے سپرد کیا اور حکم دیا فوری طور پر مشرقی بنگال (اب بنگلہ دیش) چلے جاؤ۔ مَیں نے پتہ کروایا تو ساری سیٹیں بُک تھیں۔ معلوم ہوا کہ بیس آدمی چانس پر مجھ سے پہلے ہیں۔ مَیں نے کہا کوئی اَور جائے یا نہ جائے، مَیں ضرور جاؤں گا کیونکہ مجھے حکم آگیا ہے۔ ایرپورٹ پر لمبی قطار تھی۔ کچھ دیر بعد لوگوں کو کہا گیا کہ جہاز چل پڑا ہے۔ اس اعلان کے بعد سب چلے گئے لیکن مَیں وہاں کھڑا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ مَیں ضرور جاؤں گا۔ اچانک ڈیسک سے آواز آئی کہ ایک مسافر کی جگہ ہے، کسی کے پاس ٹکٹ ہے۔ مَیں نے کہا: میرے پاس ہے۔ انہوں نے کہا: دوڑو، جہاز ایک مسافر کا انتظار کر رہا ہے۔

**خلوت کا جذبہ۔** فرمایا: ربوہ میں جب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۷؍اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شامل اشاعت مکرمہ تہمینہ ثمین صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

اک ہجر میرے شہر کی آنکھوں میں بسا کے
وہ چھوڑ گیا ہے ہمیں دیوانہ بنا کے
دے دل بڑا مجھ کو کہ مرا غم بھی بڑا ہے
کم ہوتا نہیں درد فقط اشک بہا کے
منزل پہ پہنچنے کے لئے زاد سفر ہیں
وہ چھوڑ گیا پیچھے خزانے جو دعا کے
ہوتا رہے گا روح کی سیرابی کا ساماں
ممکن نہیں ٹل جائیں کبھی وعدے خدا کے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا خطبہ ہوا کرتا تھا تو میں کسی کونہ میں بیٹھتا تاکہ نماز ختم ہوتے ہی نکل سکوں اور سنتیں گھر میں ادا کیا کرتا۔ طبیعت میں ایسی نفرت تھی اس بات سے کہ خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں میری کوئی الگ مجلس لگ رہی ہو۔

**خدمت خلق**۔ فرمایا کہ مریضوں کیلئے مختلف وقت مقرر کرتا۔ آتے بھی بہت کثرت سے تھے۔ کبھی مغرب کے معاً بعد اپنے گھر میں مریضوں کا مجمع لگا لیا کرتا لیکن ایک ادنیٰ بھی شوق نہیں تھا کہ مریض میرے گرد اکٹھے ہوں۔ ایک خدا نے دل میں جذبہ پیدا کیا تھا کہ غریب لوگ باہر سے علاج نہیں کروا سکتے اسلئے وہ بے تکلفی سے آجایا کریں۔

**محنت کی عادت**۔ فرمایا کہ میں نے خود زمینداری کی ہوئی ہے۔ اکیلا ڈھائی من کی بوری اپنی پیٹھ پر اٹھا کر ٹرالی میں لادا کرتا تھا اور مسلسل لادا کرتا تھا تاکہ مزدوروں کو پتہ چلے کہ یہ کوئی کام ایسا نہیں جو میں ان کو دیتا ہوں اور آپ نہیں کرسکتا۔ بعض دفعہ فصل پکنے پر اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے زمینوں پر جا کر محنت کرتا تھا۔ یورپ میں بھی ایسی سخت محنت کی ہوئی ہے جس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اخبار کے بہت بھاری پیکٹ گاڑیوں پر لادنے ہوتے تھے اور رات سے صبح تک پورے آٹھ گھنٹے مسلسل یہ کام کرنا پڑتا تھا۔ واپس گھر آکر بخار چڑھ جاتا...... یہ نہ سمجھیں کہ میں محنت کی قیمت نہیں جانتا اور اپنے ہاتھ کی کمائی میں جو برکت ہے اس سے نا آشنا ہوں۔

**پسندیدہ مشروب**۔ فرمایا: سب سے اچھا ڈرنک ٹھنڈا پانی ہوتا ہے۔ دوسرا ٹھنڈا دودھ اور اگر شہد ملا دیں تو بہت اچھا ڈرنک بن جاتا ہے۔ پھر ناریل کے اندر کا پانی بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔

......❀......❀......❀

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سیدنا طاہر نمبر میں حضورؒ کی چند حسین یادیں بیان کرتے ہوئے مکرم چودھری محمد ابراہیم صاحب رقمطراز ہیں کہ ۱۹۷۹ء میں جب حضورؒ مجلس انصاراللہ کے صدر بنے تو سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبات کی کیسٹس تیار کرنے کے نظام کو عملی جامہ پہنانے پر زور دیا اور اس کے لئے یورپ سے کیسٹس کی کاپیاں جلدی تیار کرنے والے Duplicator منگوائے۔

حضورؒ انتھک محنت کے عادی تھے۔ ۱۹۸۰ء میں ملتان میں ایک مجلس سوال وجواب تھی جس کے لئے ربوہ سے روانہ ہوکر حضورؒ مغرب سے کچھ پہلے ملتان پہنچ گئے۔ رات گیارہ بجے مجلس ختم ہوئی تو سونے سے پہلے فرمایا کہ صبح آٹھ بجے بہاولپور کے لئے نکلنا ہے۔ صبح جب سفر شروع کیا تو راستہ میں مضمون نگار کی خواہش پر ان کی زرعی زمین پر کچھ دیر ٹھہرے اور دعا کی اور پھر روانہ ہوکر لودھراں میں ایک گاؤں میں مجلس سوال وجواب کا پروگرام تھا۔ وہاں کھانا کھا کر شہر پہنچے تو وہاں بھی مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ جس کے بعد روانہ ہوکر بہاولپور پہنچے تو نمازوں کی ادائیگی اور کھانا کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ رات گیارہ بجے جب مجلس ختم ہوئی تو ساتھ جانے والوں کا خیال تھا کہ رات وہیں بسر ہوگی لیکن حضورؒ نے فرمایا کہ مجھے فوراً ربوہ پہنچنا ہے کیونکہ صبح آٹھ بجے فضل عمر فاؤنڈیشن کی میٹنگ ہے۔ چنانچہ ساری رات خود ڈرائیونگ کرتے ہوئے حضورؒ صبح فجر کی اذان کے وقت ربوہ پہنچے۔ گھر سے وضو کرکے نماز کے لئے تشریف لے آئے۔ نماز کے بعد گھر پر کچھ تو ناشتہ یا آرام کیا ہوگا لیکن ٹھیک آٹھ بجے میٹنگ میں تشریف لے آئے اور دو تین گھنٹے کی میٹنگ کے بعد دفتر میں تشریف لے آئے اور دفتر بند ہونے کے بعد کسی وقت گھر تشریف لے گئے۔

حضورؒ کی قبولیت دعا کے حوالہ سے مضمون نگار لکھتے ہیں کہ آپؒ کو خلیفہ بننے سے قبل بھی بعض لوگ دعا کے لئے لکھتے تھے۔ اگر کبھی کوئی "سیدی" کا لفظ لکھ دیتا تو ناپسند فرماتے اور سمجھاتے کہ یہ لفظ صرف خلیفہ وقت کی ذات کو زیب دیتا ہے۔ بہاولپور کے ایک دوست حکیم محمد افضل صاحب نے ایک بار لکھا کہ اُن کو ایک باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے جس سے بہت پریشانی ہے۔ حضورؒ نے جواباً لکھا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور آپ کو کتے کے کاٹنے سے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہ دوست اب بھی زندہ ہیں۔

مکرم چودھری غلام احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت بہاولپور محکمہ آبپاشی میں ریونیو آفیسر تھے۔ بہاولپور میں ایک مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا تو محکمہ آبپاشی کے چیف انجینئر کو مہمان خصوصی بنایا گیا۔ جب حضورؒ سے اُن کا تعارف ہوا تو حضورؒ نے آبپاشی کے بارہ میں باتیں شروع کیں۔ کچھ ہی دیر میں چیف انجینئر صاحب گھبرا گئے تو حضورؒ نے اُن کی حالت کا اندازہ کرکے مجلس سوال وجواب شروع کردی۔ اگلے روز چیف انجینئر صاحب نے مکرم چودھری صاحب کو بلاکر کہا کہ میں تو سمجھا تھا کہ ربوہ سے تمہارا کوئی مولوی آئے گا لیکن وہ صاحب تو علم کا کوئی سمندر تھے، میں محکمہ میں رہ کر وہ کچھ نہیں جانتا جو وہ جانتے تھے۔

احباب کی دلداری کے حوالہ سے یہ واقعہ بہت اہم ہے کہ حضورؒ کی زمینوں پر کام کرنے والے محمد سلیم صاحب کی بچی کی شادی اُن کے ڈیرہ پر تھی۔ انہوں نے اُس روز حضورؒ سے نکاح پڑھانے کی درخواست کی۔ اُسی روز ضلع سرگودھا میں انصاراللہ کا ایک پروگرام بھی تھا۔ دونوں پروگراموں میں شرکت کا مصمم ارادہ کرکے حضورؒ گھر سے نکلے تو بارش کا سماں ہونے کی وجہ سے ہاتھ میں چھتری تھی۔ ڈیرہ پر پہنچنے کے لئے کافی دور پیدل کچے راستہ پر جانا پڑتا تھا۔ ہم احمد نگر پہنچے تو بارش شروع ہوگئی۔ حضورؒ نے کپڑے کس لئے اور چھتری تان کر ڈیرہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہاں پہنچ کر نکاح پڑھایا، مبارکباد دی اور کھانا کی پیشکش پر فرمایا کہ اس پر وقت لگے گا اور انصاراللہ کا پروگرام متاثر نہ ہوجائے۔ اس لئے اسی وقت واپس تشریف لے آئے اور پھر انصاراللہ کے پروگرام میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئے۔

......❀......❀......❀

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سیدنا طاہر نمبر میں حضورؒ کی قبولیت دعا کے حوالہ سے مکرم چودھری شبیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۹۸ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے کے لئے جن مرکزی کارکنان کو دعوت دی گئی اُن میں میرا نام بھی شامل تھا لیکن مجھے اُن دنوں نکسیر پھوٹنے کی شدید تکلیف لاحق تھی۔ مجھے ۲۴؍جولائی کی شام پانچ بجے لاہور کے لئے روانہ ہونا تھا لیکن خون زیادہ بہنے سے کمزوری بہت ہوگئی تھی۔ قریباً گیارہ بجے دوپہر میں نے حضورؒ کی خدمت میں دعا کی فیکس بھجوائی۔ کچھ ہی دیر بعد مجھے یقین ہوگیا کہ حضورؒ کی دعا نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لیا ہے۔ خون کا بہنا یکدم بند ہوجانا بھی اعجازی نشان تھا لیکن کمزوری کا یکسر رفع ہوجانا اس سے بھی زیادہ اعجازی نشان تھا۔ پروگرام کے مطابق لاہور روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر علم ہوا کہ چھ گھنٹہ جہاز لیٹ ہے۔ چنانچہ قریباً ساری رات ایئرپورٹ پر گزری لیکن کسی وقت نقاہت کا احساس تک نہ ہوا۔ سارا سفر بطیّب خاطر طے ہوگیا۔ لندن پہنچ تو جلسہ انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے حضورؒ تشریف لائے اور خاکسار کو دیکھتے ہی فرمایا: اب ٹھیک ہیں؟۔ اس کے بعد دوران جلسہ اپنی موجودگی میں نظم پڑھنے کی سعادت بھی عطا فرمائی۔

......❀......❀......❀

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سیدنا طاہر نمبر میں حضورؒ کی سیرت مبارکہ کے چند روشن پہلو مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے قلم سے پیش کئے گئے ہیں۔

جب حضورؒ نے ہجرت فرمائی تو لندن تشریف لانے پر بی بی سی والوں نے انٹرویو کے لئے رابطہ کیا اور کہا کہ اُن کے پروگرام "سیربین" کا کل دورانیہ بارہ منٹ ہے جس میں سے تین چار منٹ وہ حضورؒ کو دے سکیں گے۔ حضورؒ کی خدمت میں اُن کا پیغام پہنچایا گیا تو فرمایا کہ اُن سے معذرت کردیں۔ لیکن اگلے ہی روز انہوں نے دوبارہ فون کرکے کہا کہ انہوں نے بہت غور کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب انٹرویو کے لئے تیار ہوجائیں تو ہم سارا وقت اُنہیں دیدیں گے۔ جب میں نے حضورؒ کی خدمت میں یہ پیغام پہنچایا تو آپؒ مسکرائے اور فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ وہ اتنا وقت دیں تو ٹھیک ہے۔ چنانچہ اگلے ہی روز وہ مسجد فضل لندن پہنچے اور حضورؒ سے ملاقات ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ اگر حضورؒ انٹرویو کے لئے بی بی سی کے سٹوڈیوز میں آسکیں تو ریکارڈنگ کا معیار بہت اچھا ہوگا۔ حضورؒ نے بلاتامل یہ درخواست منظور فرمالی۔ پھر انہوں نے اپنے تیار شدہ کچھ سوالات حضورؒ کو بتائے جو وہ پوچھنا چاہیں گے۔ حضورؒ کے ارشاد پر وہ سوالات میں نے نوٹ کرلئے اور اگلے روز صاف لکھ کر حضورؒ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضورؒ نے ایک نظر ڈالی اور کاغذ واپس مجھے دیدیا۔ بعد دوپہر سٹوڈیو پہنچے تو ریڈیو کے نمائندگان نے استقبال کیا۔ ایک افسر نے کہا کہ وہ حضورؒ کا انگریزی میں انٹرویو بھی کرنا چاہیں گے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ چلیں پہلے انگریزی ہی ہوجائے۔ چنانچہ بیس منٹ کا انگریزی انٹرویو فی البدیہہ ریکارڈ کرواکر حضور اردو انٹرویو کے لئے تشریف لے آئے۔ جب انٹرویو شروع ہوا تو سارے سوالات نئے تھے جو گزشتہ روز نہیں بتائے گئے تھے۔ لیکن حضورؒ نے جس طرح برجستہ اور نپے تلے جوابات دیئے انہیں سن کر خدا کا بہت شکر کیا۔ انٹرویو کے بعد روانہ ہونے لگے تو مجھ سے فرمایا کہ کل والے سوالات یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اُن میں سے ایک سوال بھی نہیں پوچھا، سارے نئے سوال تھے۔ حضورؒ نے فرمایا: "بالکل ایسے ہی ہوا ہے لیکن میں بہت خوش ہوں کہ اس نے یہ نئے سوالات پوچھے ہیں۔ دراصل میں یہی چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے یہ سوالات پوچھے جو اس نے آج پوچھے ہیں"۔ میں حیران رہ گیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو اپنی غیر معمولی تائید ونصرت سے نوازا۔

حضورؒ بے حد شفیق اور بچوں پر خاص طور پر مہربان تھے۔ بچے بھی حضورؒ سے بہت محبت کرتے اور بے تکلفی سے اپنی باتیں عرض کیا کرتے۔ احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز پر جماعت برطانیہ نے ایسے غبارے بھی تیار کروائے جن پر جوبلی کا لوگو طبع کیا گیا تھا۔ اُن دنوں حضورؒ نماز عصر کے بعد مسجد سے اپنے دفتر جانے لگے تو راستہ میں ایک چھوٹا بچہ ملا جس نے ہاتھ اٹھاکر حضورؒ کو سلام کیا۔ حضورؒ نے سلام کا جواب دیا تو اُس نے بے تکلفی سے پوچھا کہ حضورؒ! آپ کے پاس غبارہ ہے۔ حضورؒ نے فرمایا: ہاں میرے پاس ہے۔ اُس نے کہا: کیا میں ایک غبارہ لے سکتا ہوں۔ حضورؒ نے فرمایا: ہاں۔ پھر بچے حضورؒ کی انگلی پکڑ کر حضورؒ کے ساتھ ہی دفتر میں آیا۔ حضورؒ نے اُسے ایک غبارہ اور دو چاکلیٹ دیئے تو اُس نے معصومیت سے کہا: حضور! کیا آپ اس میں ہوا بھی بھر سکتے ہیں؟۔ تب حضورؒ نے ازراہ تلطف غبارہ میں ہوا بھری اور ایک دھاگہ سے باندھ کر اُسے دیدیا۔

بوسنیا کے مظلوم مہاجروں کی ایک بڑی تعداد جب دوسرے ممالک میں پہنچی تو حضورؒ کی ہدایت پر احمدیوں نے ہر جگہ اُن کی دل کھول کر مدد کی۔ شروع کے دنوں میں لیوٹن سے بوسنین مردوں کا ایک وفد مسجد آیا۔ اُن میں سے اکثر کے جسم پر موسم کے مطابق گرم کپڑے بھی نہیں تھے اور بعض کے زخم بھی تازہ تھے۔ جب حضورؒ کے دفتر میں اُن سے حضورؒ کی ملاقات ہوئی تو حضورؒ نے ان سب کو گلے سے لگایا اور بہت شفقت سے نصائح فرمائیں۔ پھر سب کو نقد تحفہ عطا فرمایا اور پھر فرمایا: آپ بیٹھیں، میں ابھی آتا ہوں۔ یہ کہہ کر حضورؒ اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد اپنے قیمتی گرم کپڑوں کا ڈھیر اٹھا کر وہاں تشریف لائے۔ پھر دوبارہ گئے اور ایک اور ڈھیر لے کر آئے۔ حضورؒ کے ایک داماد اور اُن کے بچوں نے بھی مزید کپڑے لانے میں حضورؒ کی مدد کی۔ حضورؒ نے یہ نہایت اعلیٰ اور قیمتی کپڑے ان مظلومین میں تقسیم فرمائے۔ یہ بوسنین بھیگی آنکھوں کے ساتھ حضورؒ کا شکریہ ادا کر رہے تھے لیکن حضورؒ گویا شکریہ کے الفاظ سننا ہی نہیں چاہتے تھے۔ پھر حضورؒ نے دوبارہ سب کو گلے سے لگایا اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

......❀......❀......❀

**Al Fazl International Weekly, London**

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 11 Friday April 02, 2004 Issue No. 14

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

# جرمنی میں ایک اور احمدیہ مسجد کا قیام

(عرفان مسعود۔ جرمنی)

فرینکفرٹ شہر جس کو دنیاوی اعتبار سے دنیا میں ایک خاص مقام حاصل ہے وہاں روحانی اعتبار سے جماعت احمدیہ جرمنی کا مرکزی ہیڈکوارٹر بیت السبوح بھی اسی شہر میں واقع ہے۔خلفاء سلسلہ میں سے تین خلفاء نے اس شہر کو رونق بخشی ہے۔فرینکفرٹ کے چاروں اطراف میں کثرت سے احمدیہ جماعتیں قائم ہیں شہر کے جنوب میں نور مسجد اور مغرب میں بیت السبوح خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے موجود ہے۔اب سو مساجد سکیم کے تحت جہاں جرمنی کے دوردراز شہروں میں مساجد کی تعمیر کا آغاز ہوا ہے وہاں فرینکفرٹ کے گردونواح میں بھی نئی مساجد کی ضرورت محسوس کی جانے لگی ہے۔فرینکفرٹ کے مغرب میں ۳۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر شہر DARMSTADT میں مسجد آخری مراحل میں ہے اور گذشتہ سال دورہ جرمنی کے دوران حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے مسجد کی تعمیر کا معائنہ فرمایا اور تعمیر شدہ حصہ میں باجماعت نماز بھی پڑھائی۔فرینکفرٹ کے شمال سے مغرب کی طرف جو پہاڑی سلسلہ ہے اس میں کثرت سے چھوٹے چھوٹے دیہات آباد ہیں اور تقریباً تمام دیہات میں (جو سہولیات کے اعتبار سے کسی شہر سے کم نہیں) احمدی فیملیاں رہائش پذیر ہیں۔جماعتی نظام میں اس ایریا کا نام MAIN TAUNUS ریجن ہے اور یہ ریجن ۹ جماعتوں پر مشتمل ہے۔ان ۹ جماعتوں کی کوششوں کو خدا تعالیٰ نے نوازا،اوراس ریجن کی پہلی مسجد ''مسجد الھدیٰ'' کے سنگ بنیاد کی بابرکت تقریب مورخہ ۲۲ رفروری ۲۰۰۴ء بروز اتوار ایک بجے دوپہر USINGEN میں منعقد ہوئی۔شہر USINGEN جس کی اپنی آبادی ۱۵ رہزار کے قریب ہے۔شدید سردی اور ابرآلود موسم اور ٹھنڈی ہوا کے باوجود ریجن کے تین صد احباب وخواتین کھلے آسمان تلے اپنے خدا کے حضور بطور تشکر سجدہ ریز تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آج ان کی حقیر کوششوں کو اپنے فضلوں سے نوازا اور وہ اپنی تمناؤں کو حقیقت کا روپ دھارتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

اس بابرکت تقریب کا آغاز محترم امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد ریجنل امیر مکرم عبدالکبیر صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ مسجد کے پلاٹ کے لئے ۱۹۹۹ء میں کوشش شروع کی گئی تھی۔۲۰۰۱ء میں اس پلاٹ کو جو کہ ایک ہزار سکوئر میٹر ہے مسجد کے لئے پسند کیا گیا اور اس کے حصول کے لئے کوشش شروع کر دی گئی۔ریجن کے احباب جماعت نے بھی اس دوران سو مساجد سکیم کے وعدوں کو بڑھایا اور نقد ادائیگیاں بھی کیں۔احمدی مستورات نے اپنے زیور اس مسجد کے لئے بطور عطیہ دئے۔مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے بھی اپنے دورہ جات میں اس پلاٹ کے حصول کے لئے دوستوں کو وعدہ جات بڑھانے کے لئے تحریک کرتے رہے۔چنانچہ اب تک اس ریجن کے وعدہ جات ایک لاکھ تیس ہزار سے تجاوز کر چکے ہیں اور ۶۰ ہزار یورو کی نقد ادائیگی کر دی ہے۔

سو مساجد سکیم میں تعمیرات کے انچارج مکرم سعید گیسلر GESLER صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سردست جو مسجد تعمیر کی جارہی ہے اس میں ۲۵۰ رافراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی۔اس مسجد کا مینارہ پانچ میٹر بلند رکھنے کی اجازت مل سکی ہے۔مسجد کا نقشہ ایسا بنایا گیا ہے کہ مستقبل میں مسجد کو آسانی سے وسعت دے جاسکے گی۔یہ جگہ پہاڑی علاقہ ہے اس لئے سنگ بنیاد کے لئے ہمیں تین ہزار ٹن مٹی کھودنی پڑی۔

مشنری انچارج مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ گذشتہ سال جلسہ سالانہ جرمنی پر جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا پہلا دورہ جرمنی تھا۔حضور نے فرمایا تھا کہ ہر سال ۵ مساجد مکمل کرنے کی کوشش کریں۔الحمدللہ کہ یہ ۵ویں مسجد ہے جس کی تعمیر کا آج ہم آغاز کر رہے ہیں۔انشاءاللہ یہ مساجد جلسہ سالانہ جرمنی سے قبل مکمل ہو جائیں گی۔محترم امام صاحب نے فرمایا کہ وقارعمل میں شامل ہونا انبیاء کا کام ہے۔حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی خانہ خدا کی تعمیر میں حصہ لیا۔آنحضرت ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر میں شامل تھے۔آپ لوگ بھی انبیاء کی اس سنت پر لبیک کہتے ہوئے خوش دلی سے وقارعمل میں حصہ لیں۔

محترم امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا سب سے پہلے تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ محض اس کے فضل سے آج ہم سنگ بنیاد کی رکھنے کی توفیق پا رہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ جب سے ہم جرمنی میں مساجد تعمیر کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔جرمن لوگ مساجد کی تعمیر سے خوف زدہ ہیں۔اس کی وجہ دہشت گردی کا وہ ماحول ہے جو بدقسمتی سے مسجد اور مدرسہ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔ہم نے اس تاثر اور غلط فہمی کو دور کرنا ہے۔مسجد امن کی جگہ ہے اور اسلام امن کا پیغام دنیا کو دیتا ہے۔اسلام دوسرے مذاہب اور کلچر کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ہم نے جہاں بھی مسجد تعمیر کرنی ہے وہاں لوگوں کے ساتھ بھائی چارہ کے ساتھ رہنا ہے۔امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ جگہ عام سطح زمین سے ۶۳۰ میٹر بلند ہے اس لئے شہر کے لوگوں کو دور سے نظر آئے گی اور وہ اس مسجد کو دیکھنے کے لئے آئیں تو نیک اور اچھا اثر لے کر یہاں سے جائیں۔محترم امیر صاحب نے دوستوں کو یاد دلایا کہ مسجد بنانے والے کو جنت میں گھر بنانے کی بشارت دی گئی ہے۔آپ خوش قسمت ہیں اس لئے وقارعمل میں پوری دلچسپی سے حصہ لیں اور ۶۔۵ افراد کے گروپ میں روزانہ مسجد کی تعمیر کو جاری رکھیں تا کہ اگست سے قبل یہ مسجد تعمیر ہو جائے اور حضور سے ہم مسجد کے افتتاح کی درخواست کر سکیں۔اس خطاب کے بعد محترم امیر صاحب سنگ بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئے اور خدا تعالیٰ کے حضور زیرلب عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اینٹ بنیاد میں نصب فرمائی۔محترم امیر صاحب کے بعد بعض اور معززین جماعت کو بھی بنیادی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اس کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔الحمدللہ

❁ ❁ ❁

# لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ ونوالیو جزائر فجی کے سالانہ اجتماعات کا شاندار انعقاد

(سعدیہ مبارکہ صدر لجنہ ونوالیو ریجن۔فجی)

امسال دوروزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۷،۱۸ جنوری ۲۰۰۴ء کو بمقام مسجد مبارک ولودا منعقد ہوا۔اجتماع سے قبل نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ نور جہاں مقبول صاحبہ کی زیرنگرانی مختلف کلاسز اور ہفتہ تعلیم وتربیت منائے گئے اور مکرم ریجنل مربی صاحب کی خدمات لیں گئیں۔مقام اجتماع کو لجنہ وناصرات نے بھرپور محنت کے ساتھ بینرز اور جھنڈیوں کے ساتھ سجایا۔

مورخہ ۱۷ رجنوری نیشنل صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔تلاوت ونظم اور عہد دہرانے کے بعد میزبان صدر صاحبہ مسز افروزہ شمیم بخش صاحبہ نے اپنی تقریر میں سب کو خوش آمدید کہا اور اجتماع کے مقاصد بیان کئے۔اس کے بعد نیشنل صدر صاحبہ نے افتتاحی تقریر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا لجنہ یو۔کے کے اجتماع پر پیش کئے گئے خطاب کو پڑھ کر سنایا اور دعا کروائی۔اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا علیحدہ اجتماع ہوا۔اس میں محترمہ محمودہ اقبال صاحبہ نے قرآن پاک کی تلاوت،نظم اور عہد دہرانے کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے قیام کی غرض اور دینی علم حاصل کرنے کا مقصد بیان کیا اور دعا کروائی۔

## علمی مقابلہ جات

افتتاحی تقریب کے بعد باقاعدہ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔اس میں حفظ قرآن،قرأت،حفظ نظم،مقابلہ تقریر،اردو ریڈنگ،فی البدیہہ تقریر،پیغام رسانی،کوئز،مشاہدہ معائنہ اور بیت بازی کے مقابلہ جات شامل ہیں۔لجنات نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلوں میں حصہ لیا۔ایک غیراز جماعت فجیئن خاتون نے جماعت کے تعلیمی وتربیتی معیار کو سراہتے ہوئے خوشی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرے دن کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد مکرم مربی صاحب نے درس دیا۔ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں میوزیکل دوڑ،ایک ٹانگ دوڑ،۱۰۰ اور ۵۰ میٹر دوڑ،تین ٹانگ دوڑ،بوری دوڑ،رسہ کشی،بورک دوڑ،کینڈل دوڑ،چمچ میں گولی لے کر دوڑنا اور ہائی جمپ شامل ہیں۔

## اختتامی تقریب

۱۸ رجنوری کو اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ مسز نور جہاں مقبول صاحبہ نے نمایاں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات اور اعزازی سرٹیفکیٹ سے نوازا۔اس کے بعد انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ ۶ ردسمبر ۲۰۰۳ء بحوالہ عہدیداروں کی ذمہ داریاں پڑھ کر سنایا۔اور کچھ نصائح بھی کیں۔دعا کے ساتھ یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔الحمدللہ۔امسال کل حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱۹ ممبرات رہی۔الحمدللہ علی ذلک۔اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور یہ تعلیمی وتربیتی لحاظ سے جماعت کی ترقی کا باعث ہو۔اور اللہ تعالیٰ تمام کارکنات کو اپنے فضلوں سے نوازے اور تمام ممبرات کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔آمین

❁ ❁ ❁

معاند احمدیت،شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے،انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔